﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۰/ جولائی ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۸

۱۵/ ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۰/ وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

انکار اولیاء اور ان سے دشمنی رکھنا انسان کو غفلت اور دنیا پرستی میں ڈالتا ہے

”............احادیث نبویہ سے مستنبط ہوتا ہے کہ انکارِ اولیاء اور ان سے دشمنی رکھنا اول انسان کو غفلت اور دنیا پرستی میں ڈالتا ہے اور پھر اعمال حسنہ اور افعال صدق اور اخلاص کی ان سے توفیق چھین لیتا ہے اور پھر آخر سلب ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے ان کو بے نصیب اور بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ من عادا ولیًا لی فقد اٰذنتہ لِلحرب۔ یعنی جو میرے ولی کا دشمن بنتا ہے تو میں اس کو کہتا ہوں کہ بس اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ اگرچہ اوائل عداوت میں خداوند کریم و رحیم کے آگے ایسے لوگوں کی طرف سے کسی قدر عدمِ معرفت کا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس ولی اللہ کی تائید میں چاروں طرف سے نشان ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نور قلب اس کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کی قبولیت کی شہادت آسمان اور زمین دونوں کی طرف سے بہ آواز بلند کانوں کو سنائی دیتی ہے تو نعوذ باللہ اس حالت میں جو شخص عداوت اور عناد سے باز نہیں آتا اور طریقِ تقویٰ کو بکلی الوداع کہہ کر دل کو سخت کر لیتا ہے اور عناد اور دشمنی سے ہر وقت درپئے ایذاء رہتا ہے تو اس حالت میں وہ حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت آجاتا ہے۔

خدا تعالیٰ بڑا کریم و رحیم ہے۔ وہ انسان کو جلد نہیں پکڑتا۔ لیکن جب انسان ناانصافی اور ظلم کرتا کرتا حد سے گزر جاتا اور بہر حال اس عمارت کو گرانا چاہتا ہے اور اس باغ کو جلانا چاہتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے تو اس صورت میں قدیم سے اور جب سے کہ سلسلہ نبوّت کی بنیاد پڑی ہے عادۃ اللہ یہی ہے کہ وہ ایسے مُفسد کا دشمن ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے دولتِ ایمان اس سے چھین لیتا ہے۔ تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل و قال اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ اور جو نیک بندوں کی خدا تعالیٰ کی طرف نسبت انس اور شوق اور ذوق اور محبت اور تبتل اور تقویٰ کی ہوتی ہے وہ اس سے کھوئی جاتی ہے......“۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲—۴۳۴۔ حاشیہ)

دین کی خاطر اپنے اموال کو کما حقہ خدا کی راہ میں خرچ کریں اور کسی قسم کی بددیانتی اور کمی اس میں نہ کریں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/ جون ۱۹۹۸ء)

واشنگٹن (۲۶/ جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن میں پڑھایا۔ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا پچاسواں سالانہ جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیات الٓمّٓ سے لے کر وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ تک، نیز یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لے کر بِمَا کَانُوا یَکْذِبُوْنَ تک تلاوت فرمائیں۔ اور فرمایا کہ 'ذٰلک' میں قرآن کریم کی عظمت کی طرف بھی اشارہ ہے اور ان پیشگوئیوں کی عظمت کی طرف بھی جو پہلی کتب میں بیان ہوئی ہیں۔ حضور انور نے مذکورہ بالا آیات کا بصیرت افروز ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور متقیوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی جو غیب میں ہے اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اس غیب پر ایمان کے نتیجہ میں دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک یہ کہ وہ متقی نماز قائم کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ جب نماز قائم کرتے ہیں تو غائب خدا حاضر ہو جاتا ہے۔ اس طرح انفاق فی سبیل اللہ سے بھی غائب خدا کے جلوے نظر آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا وہ لوگ جو غیب پر ایمان نہیں رکھتے ان کے چندوں میں کمی آجاتی ہے۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ان کے چندوں اور مالی قربانیوں کا کوئی پتہ نہیں لگتا اس لئے وہ اس پہلو سے ایک دھوکے میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کو اور مومنوں کو یعنی نظام جماعت کو دھوکہ دینے لگتے ہیں۔ چنانچہ ان کا ذکر آیت یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا............الخ میں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات کو آج خطبہ کے لئے اس لئے موضوع بنایا ہے کہ جماعت کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اور

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ”ملاقات“ کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام ”ملاقات“ کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ ۲۰/ جون ۱۹۹۸ء :

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے سفر پر تشریف لے جانے کی وجہ سے حسبِ ہدایت آج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امام صاحب نے بچوں کو آنحضرت ﷺ کے دو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق سبق آموز سچی کہانیاں سنائیں۔

اتوار، ۲۱/ جون ۱۹۹۸ء :

آج ملاقات کے پروگرام میں انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ سوال و جواب پر مشتمل وہ پروگرام جو ۲۲/ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوا تھا دوبارہ نشر کیا گیا۔

سوموار، ۲۲/ جون ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۷ جو ۸/ جنوری ۱۹۹۶ء کو نشر ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۳/ جون ۱۹۹۸ء :

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۷ جو ۶/ جولائی ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔ سبق سورۃ المائدہ آیت ۲۸ تا ۳۹ تک تھا۔ اس میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی قربانی کا ذکر ہے۔ حضور انور نے آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اشتعال میں آنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ حضور نے السارق والسارقة کی وضاحت فرمائی اور چوری کے نقصانات اور اس کی سزا کی حکمت بیان فرمائی۔

بدھ، ۲۴/ جون ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۸ جو ۱۲/ جولائی ۱۹۹۵ء کو منعقد ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ آج کی کلاس سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۰ سے شروع ہوئی اور ۴۷ پر ختم ہوئی۔ آیت نمبر ۴۱ میں خدا تعالیٰ کی ملکیت کا ذکر ہے جس میں سے آنحضرت ﷺ نے سب سے زیادہ حصہ پایا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ستر ہزار لوگ بے حساب بخشے جائیں گے۔ لفظ ستر ہزار میں معین تعداد نہیں بلکہ کثرت کی طرف اشارہ ہے یعنی بہت سے لوگ بخش دیئے جائیں گے۔ آیت نمبر ۴۲ کی تشریح میں فرمایا کہ اس آیت کے مضامین بالکل آج کل کے پاکستان کے حالات پر اطلاق پا رہے ہیں۔ آیات ۴۳، ۴۴ میں یہود کے طور طریق کا ذکر ہے جس سے ان کی خود غرضی اور دھوکہ دینے کی عادت پر روشنی پڑتی ہے۔ آیت نمبر ۴۵ میں ربانیّون کے معنی یہ ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مذہبی دستاویزات وغیرہ کی حفاظت پر مقرر تھے اور ان پر گواہ تھے۔

جمعرات، ۲۵/ جون ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ۹/ جنوری ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۳۸ دوبارہ براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۶/ جون ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ ۸/ اگست ۱۹۹۷ء کو ریکارڈ کی گئی ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔

(امتہ المجید چوہدری)

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

جرمنی میں ورود مسعود

مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات سے خطابات، مجالس عرفان اور جرمن و عرب مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال و جواب، انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے ایمان افروز پروگرام

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر ۱۴/مئی تا ۲۶/مئی ۹۸ء کی مختصر رپورٹ)

(قسط ششم)

فیملی ملاقاتیں

۲۳/ مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران تینتالیس (۴۳) فیملیوں کے دو صد پانچ (۲۰۵) افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

مورخہ ۲۳/ مئی ۹۸ء کی شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور فرینکفرٹ سے ویزبادن کے لئے روانہ ہوئے جہاں جرمن احباب کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں ۵۳/ جرمن احباب شامل ہوئے۔ حضور انور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تلاوت کلام پاک سے مجلس کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں :

☆ اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس جماعت کی بنیاد خدا کے ذریعہ رکھی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ اور دیگر کئی انبیاء کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اِس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ پیشگوئیاں ایک ایسے مصلح کی آمد کے بارے میں تھیں جو آخری زمانہ میں مبعوث ہو کر عالمی سطح پر اصلاح کا کام سرانجام دے گا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) ہیں۔

☆ حضور انور سے ایک سوال یہ تھا کہ آپ کو کس خطرے سے بچانے کے لئے حفاظتی عملہ کے اراکین سٹیج پر کھڑے ہیں۔ حضور نے جواباً فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی خطرے کی صورت میں یہ لوگ میری کوئی حفاظت نہیں کر سکتے لیکن ایسا کرنے میں محض مقامی جماعت کی انتظامیہ کا اطمینان ہے۔

☆ اسلام میں عورت کے مقام اور اس کی آزادی کے بارے میں ایک سوال کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ مغرب میں عورت کو جو آزادی حاصل ہے اسے آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ یہ آزادی عیسائیت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ عیسائیت سے بغاوت کے اظہار کا نتیجہ ہے۔ یہاں وہ وقت بھی تھا جب عورتوں کو زندہ جلا دیا جاتا تھا اور جانوروں کی طرح کے سلوک کا انہیں مستحق سمجھا جاتا تھا۔ انگلستان میں ایک ہی وقت میں پانچ ہزار عورتوں کو جادوگری کے جرم میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جرمنی میں جو کچھ ہوا وہ ناقابل بیان ہے اور یہ سب کچھ عیسائیت کے نام پر ہی ہوا تھا اور اسی قسم کے حالات ساری دنیا میں تھے۔ جبکہ عرب میں چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے آکر عورتوں کے خلاف تمام جرائم کا خاتمہ کر دیا اور انہیں مَردوں کے برابر مقام عطا فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ عیسائیت میں عورتوں کی معصومیت کا جو امتحان رکھا گیا تھا وہ یہ تھا کہ جادو کے الزام میں لائی جانے والی عورت کو ہاتھ پاؤں باندھ کر پانی میں ڈال دیا جائے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو وہ معصوم ہے اور اگر بچ جائے تو اسے جادوگری کے جرم میں زندہ جلا دیا جاتا تھا یعنی دونوں طرح سے عورت کے مقدر میں موت ہی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کسی جائیداد کی مالک نہیں بن سکتی تھی بلکہ وہ خود جائیداد متصور ہوا کرتی تھی۔ پس یہاں عیسائیت سے بغاوت تھی جس نے عورت کو آزادی سے ہمکنار کیا۔ دوسری طرف اسلام میں عورت ملکیت کا حق رکھتی ہے۔ وہ رشتہ کرنے میں آزاد ہے اور دوسرے تمام معاملات میں اس کو قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے خلاف سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ مرد اپنی بیویوں کو مار پیٹ سکتے ہیں۔ لیکن پہلی بات یہ ہے کہ مردوں کو ایسا کرنے کے لئے کوئی مذہبی لائسنس درکار نہیں ہے اور جرمنی سمیت ساری دنیا میں ہزاروں لاکھوں مرد اپنی بیویوں کو بری طرح مار پیٹ کر زخمی کر دیتے ہیں اور اُس کی بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرد شراب کے نشہ میں تھا۔ یہ پولیس کے بیان کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے اور بے شمار ایسے کیسز ہیں جو پولیس میں کبھی درج ہی نہیں کروائے جاتے۔ اب خود سوچیں کہ یہ موجودہ ترقی یافتہ دور کی باتیں ہیں اور الزام ہے چودہ سو سال پہلے کے زمانے پر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے سامنے اسلام کی یہ بالکل غلط تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ آپ نے اگر اسلام کو بہترین طور پر سمجھنا ہو تو پھر صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھیں۔ آپؐ نے تو زندگی بھر کبھی ایک دفعہ بھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ پس اسلام کو جانچنا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جانچیں، آج کے مُلّا کے حوالے سے نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے اسلام پر حملہ کرنے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب میں ہر گزشتہ مذہب کو اسلام کے مقابلہ پر رکھ کر آپ کو پرکھنا ہو گا۔ مثلاً ہندومت کو دیکھیں جس میں لاکھوں عورتوں کو بغیر کسی جرم کے صرف اس لئے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا رہا کہ ان کے خاوند فوت ہو گئے تھے۔ اور لاکھوں عورتوں نے از خود موت کو قبول کرنا پسند کر لیا کیونکہ ان کی زندگیاں مُردوں سے بدتر ہو چکی تھیں اور اُن کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک ہوتا تھا وہ اُن کے مذہب کی روشنی میں ہی کیا جاتا تھا۔

حضور انور نے اپنے جواب کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ درحقیقت اِس موضوع پر بات کرنے کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔

☆ آخری زمانہ کی پہچان کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مذہب جب بھی آخری زمانہ کی بات کرتا ہے تو اس کی بعض نشانیاں بیان کرتا ہے۔ وہ نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بیان فرمائی تھیں اور قرآن و حدیث میں بھی ملتی ہیں۔ کرشنا اور دوسرے انبیاء نے بھی جو بیان کیا وہ بھی پورا ہو چکا ہے۔ پس یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں اُس مصلح نے ظہور پانا تھا جس نے عالمی سطح پر بنی نوع انسان کو ہدایت کی طرف بلانا تھا۔

☆ اسلام میں طلاق کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اب میں آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لے جانا چاہتا ہوں، آج کے مُلّا کے حوالے سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا خاوند بہت اچھا آدمی ہے لیکن میں اُسے پسند نہیں کرتی تو آنحضور ﷺ نے اُس عورت کو آزاد کروا دیا۔ جہاں تک مرد کے طلاق دینے کا تعلق ہے، اسلام میں طلاق ایک ہی وقت میں تین بار نہیں دی جا سکتی بلکہ تین تین ماہ کے تین دور ہوتے ہیں۔ اُن تین مہینوں میں خاوند بھی بیوی سے تعلق قائم نہیں کر سکتا تاکہ اسے بھی احساس دلایا جائے۔ اور اس دوران مرد کے علاوہ اگر عورت بھی صلح کی خواہشمند ہو تو صلح ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمن قانون میں بھی علیحدگی کے بعد طلاق سے پہلے دو سال دیئے جاتے ہیں تاکہ سوچ بچار کا کافی وقت مل سکے لیکن جرمن قانون کسی مرد یا عورت کو کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے نہیں روک سکتا جبکہ اسلام میں ایسے تعلقات کی سختی سے ممانعت ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آج مذہب کے نام پر مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم اُن سیاستدانوں کی وجہ سے ہیں جو مذہب کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

☆ "فنا" کی حقیقت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے Nothingness اور Total non-existence۔ حضور نے فرمایا کہ درحقیقت انسان کبھی بھی فنا کی حالت میں نہیں جاتا کیونکہ مرنے کے بعد روح کسی اور شکل میں چلی جاتی ہے۔ یہ فنا نہیں ہے۔ اور جب ساری کائنات ختم ہو جائے گی تو وہ کائنات کی فنا ہو گی۔ لیکن روح پھر بھی ختم نہیں ہو گی اس لئے کہ فنا کا تعلق صرف مادہ (Matter) سے ہے نہ کہ روح (Spirit) سے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کے مطابق فنا کا دور بار بار آتا رہا ہے اور ہمیشہ ایسا وقت آتا رہتا ہے جب خدا کے علاوہ کسی اور کا وجود نہیں ہوتا۔ البتہ روح باقی رہے گی۔ اور چونکہ خدا خود لامحدود (Limitless) ہے اس لئے خدا کا روحوں کی تخلیق کا عمل بھی لامحدود ہے۔

☆ ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا نہیں مانتے کیونکہ کوئی روح بھی واپس اِس دنیا میں نہیں آ سکتی۔

☆ عیسائیت میں گناہ کے ساتھ انسانی پیدائش کا جو تصور پایا جاتا ہے اس بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ دراصل گناہ کے ساتھ انسانی پیدائش کا عقیدہ، عیسائیت کا نہیں بلکہ پولوس کا عقیدہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق ہر شخص خدا کے کیریکٹر میں پیدا ہوتا ہے اور نا ممکن ہے کہ اِس فقرہ کے ہوتے ہوئے گناہ کی وراثت کو بھی ساتھ شامل کر دیا جائے۔

☆ ایک سوال تھا کہ اسلام کا مطلب تو امن و شانتی ہے پھر الجیریا میں بچوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے......؟

حضور انور نے فرمایا کہ بچے تو جرمنی اور انگلستان میں بھی قتل ہوتے ہیں اور یہاں کی رپورٹس کے مطابق ابھی سارے واقعات ریکارڈ میں نہیں آتے۔ اس لئے یہ ایک مذہبی سوال نہیں ہے بلکہ یہ حرکت تو مذہب سے دور جانے کی وجہ سے ہے۔ الجیریا کے مُلّاؤں کا ظالمانہ رویہ الجیریا پر حکومت کر رہا ہے اور وہ ڈنڈے کے زور پر کہتے ہیں کہ یہی اسلام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مغربی دنیا میں اُن بچوں کے قتل کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے اور اپنی ماؤں کے ذریعے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہلاک کر دیئے گئے۔ یہ قتل ہے۔ اسے جو بھی نام دیں یہ قتل ہی رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں مغرب کا اس لئے ذکر نہیں کرتا کہ میں متعصب ہوں بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ آپ مغرب کو زیادہ سمجھتے ہیں۔......

اگرچہ مشرقی ممالک میں یہاں سے کہیں زیادہ بچے ہلاک کر دیئے جاتے ہیں مثلاً پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں بے شمار عورتیں صرف اس لئے اپنے نوزائیدہ بچوں کو خود ہلاک کر دیتی ہیں کیونکہ وہ زنا کی سزا میں قتل نہیں ہونا چاہتیں۔ لیکن چونکہ مغربی ممالک میں ایسی کوئی سزا

بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

کارزارِ شدّھی میں

جماعت احمدیہ کا انقلابی کردار

جماعت احمدیہ کے خلاف معاند ملاؤں کی طرف سے ہمیشہ یہ الزام لگایا جاتاہے کہ نعوذباللہ یہ جماعت اسلام کی غدار جماعت ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل جماعت احمدیہ ہی واحد اسلامی جماعت ہے جو اسلام کی وفادار اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے عظیم الشان قربانیاں کرنے والی ہے۔ ذیل میں ہم حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/فروری ۱۹۸۵ء کاایک حصہ پیش کر رہے ہیں جس میں آپ نے معاندین احمدیت کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ہندوستان میں تحریک شدھی کے دوران جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات اور اس بارہ میں غیروں کے اعترافات کا ذکر فرمایا ہے۔(ادارہ)

”......اب میں تحریک شدّھی سے متعلق بتاتا ہوں کہ جب ہندوستان میں تحریک شدّھی کے نتیجہ میں اسلام کو شدید خطرہ لاحق ہوا تو اس وقت جماعت احمدیہ کا کردار کیا تھااور احراری ملّاؤں کا کردار کیا تھاجو اس وقت بد قسمتی سے پاکستان پر مسلط کردئے گئے ہیں۔ تحریک شدّھی نے بتادیا کہ کون اسلام کا سچا ہمدرد تھااور کون جھوٹا تھا۔ کون سچی ماں کی طرح اسلام سے پیار کرتا تھااور کون پھپھے کٹنی کی طرح باتیں بنارہا تھا۔ شدّھی کی تحریک کیا تھی۔ یہ وہ تحریک تھی جس کے نتیجہ میں ہندوستان کے ایک ایسے علاقہ میں جو آگرہ کے ماحول میں ہے اور ملکانوں کا علاقہ کہلاتا ہے وہاں ۱۹۲۳ء میں اور اس کے کچھ پہلے اور کچھ بعد ہندوؤں نے یہ تحریک چلائی کہ یہاں کے جتنے مسلمان ہیں وہ سارے چونکہ پہلے ہندو تھے اس لئے ان کو اپنے مذہب میں واپس لے کر آنا ہے۔ یہ تحریک اندر ہی اندر بڑی دیر تک چلتی رہی۔ اور ایک عرصہ تک مسلمانوں کو اس کا علم ہی نہیں ہوا۔ چنانچہ پہلی بار جب اس کے متعلق بعض خبریں اخباروں میں چھپیں اور بعض غریب مسلمانوں کی طرف سے دیوبند اور دارالندوہ کو بھی مدد کے لئے پکارا گیا تو اس وقت ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوااور ہر طرف سے آوازیں اٹھنے لگیں کہ ہندوؤں کی اس کوشش کو ناکام بنانا چاہئے۔ اور مسلمانوں کو اسلام پر قائم رکھنے کے لئے ایک جہاد شروع کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس وقت قادیان میں اس کا جو رد عمل ہوا وہ عظیم الشان تھا۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ایسی مضبوط اور زبردست تحریک چلی کہ اس نے شدّھی کی تحریک کا رخ پلٹ دیااور ہندوؤں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔

اس سلسلہ میں باقی تمام تحریکات جو ہر طرف سے اٹھیں خصوصاً احرار کی تحریک جو شدّھی تحریک کے نام پر اٹھی تھی اس کا حشر کیا ہوااور احراریوں نے اس تحریک میں کیا کارنامے سر انجام دئے۔ ان کا ذکر میں غیر احمدی مسلمان اور ہندو اخباروں کے حوالوں کی روشنی میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہندوؤں کے ارادے

قبل اس کے کہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفین کے کردار کا ذکر کروں میں پہلے ہندو ارادوں کو خود ان کے الفاظ میں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چنانچہ ہندوؤں کے ایک مشہور اخبار ”تیج“ دہلی نے یہ اعلان کیااور بڑے عزم کے ساتھ یہ اعلان کیاکہ :

”بِلاشدّھی کے ہندو مسلم ایکتا نہیں ہو سکتی“

یعنی وہ کہتے ہیں ہندو مسلم اتحاد کا کیا مطلب ؟ ایک ہی صورت ہے کہ سارے مسلمان ہندو ہو جائیں اس سے بہتر ایکتا کی کوئی صورت نہیں۔

”جس وقت سب مسلمان شدّھ ہو کر ہندو ہو جائیں گے تو سب ہندو ہی ہندو نظر آئیں گے“ (یہ ایک جلسے کی رپورٹ ہے اور لکھا ہواہے خوب تالیاں بجیں) ”پھر دنیا کی کوئی طاقت اسکو آزادی سے نہیں روک سکتی۔ اگر شدھی کے لئے ہم کو بڑی سے بڑی مصیبت اٹھانی پڑے تو بھی اس اندولن کو آگے بڑھانا چاہئے“۔

(روزنامہ تیج، دہلی ۲۰/مارچ ۱۹۲۶ء)

پھر اخبار پرتاپ یہ خبر دیتاہے :

”نواحِ آگرہ میں راجپوتوں کو تیز رفتاری سے شدّھ کیا جارہاہے اور اب تک چالیس ہزار تین سو راجپوت، ملکانے، گوجر اور جاٹ ہندو ہو چکے ہیں۔ ایسے لوگ ہندوستان کے ہر حصہ میں ملتے ہیں۔ یہ پچاس ساٹھ لاکھ سے کم نہیں۔ اگر ہندو سماج ان کو اپنے اندر جذب کرنے کا کام جاری رکھے تو مجھے تعجب نہ ہوگا کہ ان کی تعداد ایک کروڑ تک ثابت ہو جائے“۔

نازک مرحلے پر
امام جماعت احمدیہ کا اعلان

یہ تھا وہ خوفناک حملہ جو اسلام پر کیا گیا تھا۔ اس وقت رگ حمیّت کس کی پھڑکی تھی ؟، وہ کون تھا جو اپنا سب کچھ راہِ محمدؐ میں قربان کرتا ہوا میدان جہاد میں کود گیا تھا؟۔ یہ احرار اور ان کے لگے بندھے لوگ تھے یا جماعت احمدیہ تھی۔ آیئے تاریخ کے آئینہ میں دیکھیں کہ برصغیر میں مسلمانوں کی تاریخ کے اس نازک مرحلے پر اسلام کی نمائندگی کا حق کس نے ادا کیا؟ اس وقت جب کہ ہندوؤں نے ایک علاقے میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کا بازار گرم کر رکھا تھا قادیان سے اس کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۹/مارچ ۱۹۲۳ء کو یہ اعلان فرمایا :

”اس وقت ہمیں فوری طور پر ڈیڑھ سو آدمیوں کی ضرورت ہے جو اس علاقے میں کام کریں۔ اس ڈیڑھ سو میں سے ہر ایک کو فی الحال تین مہینے کے لئے زندگی وقف کرنی ہوگی۔ ہم ان کو ایک پیسہ بھی خرچ نہیں دیں گے۔ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ ان کو خود برداشت کرنا ہوگا۔ جو لوگ ملازمتوں پر ہیں وہ اپنی رخصتوں کا انتظام خود کریں اور جو ملازم نہیں، اپنے کاروبار کرتے ہیں، وہاں سے فراغت حاصل کریں اور ہمیں درخواست میں بتائیں کہ وہ چار سہ ماہیوں میں سے کس سہ ماہی میں کام کرنے کے لئے تیار ہیں“۔

یعنی کم سے کم ایک سال کا پروگرام فوری طور پر شروع کیا گیا تھا تو پہلی سہ ماہی کے لئے ڈیڑھ سو آدمی چاہئیں تھے۔ پھر اگلی سہ ماہی کے لئے اور ڈیڑھ سو چاہئیں تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں :

”اس سکیم کے ماتحت کام کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہوگا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑے تو پکائیں گے اور اگر جنگل میں سونا پڑے تو سوئیں گے۔ جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزت اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے“۔(الفضل ۱۵/مارچ ۱۹۲۳ء)

امام کی آواز پر والہانہ لبیک

جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی آواز پر جو والہانہ لبیک کہا وہ ایسا حیرت انگیز ہے کہ قربانی کرنے والی مذہبی جماعتوں اور قوموں میں ہمیشہ کے لئے ایک یادگار رہے گا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ ایک ایسا باب ہے جسے سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ چنانچہ بوڑھے کیا اور جوان کیا، مرد کیا اور عورتیں کیا، بچے کیا اور جوان کیا، امیر کیا اور غریب کیا ہر ایک نے ایسی شاندار قربانی اس راہ میں پیش کی ہے کہ ان واقعات کے متعلق سینکڑوں صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ تاہم وقت کی طوالت کے خوف سے میں صرف ایک آدھ نمونہ پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں :

ایک احمدی خاتون نے لکھا کہ ”حضور میں صرف قرآن مجید جانتی ہوں اور تھوڑا سا اردو۔ میں نے اپنے بیٹے سے سنا ہے کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور حضور نے وہاں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے بھی اگر حکم ہو تو فوراً تیار ہو جاؤں۔ بالکل دیر نہ کروں گی۔ خدا کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں ہر تکلیف اٹھانے کو تیار ہوں“۔

چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اور کچھ نہیں تھا تو اپنی چنّیاں اتار کر پیش کر دیں۔ غریب عورتوں نے جن کا ایک بکری پر گزارہ تھا وہ بکری پیش کر دی۔ وہ بوڑھی عورتیں جو جماعت احمدیہ کے وظیفوں پر پلتی تھیں اور ان وظیفوں سے بچا کر دو روپے رکھے ہوئے تھے (اس زمانہ میں دو روپے بڑی چیز ہوا کرتے تھے) لمبے عرصہ میں دو روپے بچائے ہوئے تھے وہ آئیں اور حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان دو روپوں کے متعلق یہ کہا کہ دیکھیں یہ سر کا جو دوپٹہ ہے یہ بھی جماعت کا ہے۔ یہ میرے کپڑے بھی جماعت کے وظیفے سے بنے ہوئے ہیں۔ میری جوتی بھی جماعت کی دی ہوئی ہے کچھ بھی میرا نہیں میں کیا پیش کرتی۔ حضور ! صرف دو روپے ہیں جو جماعت کے وظیفے ہی سے میں نے اپنے لئے اپنی کسی ضرورت کے لئے جمع کئے ہوئے تھے۔ یہ میں پیش کرتی ہوں کہ کسی طرح اس شدّھی کی ظالمانہ تحریک کا رخ پلٹ جائے“۔(کارزار شدّھی صفحہ ۴۶)

بے مثال قربانیوں کے مظاہرے

یہ تھا جماعت احمدیہ کی قربانی کا وہ جذبہ جس کا جماعت نے مظاہرہ کیا۔ شدھی کی تحریک کے خلاف اٹھنے والی آواز کے جواب میں جماعت ہر چیز قربان کرنے پر تیار ہو گئی۔ چنانچہ ایک بنگالی دوست نے حضور کی خدمت میں خط لکھا ان کا نام قاری نعیم الدین صاحب تھا۔ انہوں نے ایک بوڑھے باپ کی حیثیت سے حضور کی خدمت میں عرض کیا :

”گو میرے بیٹے مولوی ظل الرحمان صاحب اور مطیع الرحمان صاحب متعلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں مگر میں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو کل راجپوتانے میں جاکر تبلیغ کرنے کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جو ان کا بوڑھا باپ ہوں تکلیف پہنچے گی۔ لیکن میں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو اس پر ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا۔ بلکہ خدا کا شکر ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی ہے اگر خدمت اسلام کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں غم نہیں کروں گا۔ شاید یہ خیال ہو کہ بیٹوں کی تکلیف پر خوش ہونا کوئی بات نہیں بعض لوگوں کو ایسی بیماری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی موت پر بھی ہنستے رہتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اگر میں بھی خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے لئے عین خوشی کا باعث ہوگا“۔(الفضل ۱۵/مارچ ۱۹۲۳ء)

سرشت کبھی نہیں بدلتی

یہ تھے ”غدار“ اسلام کے اور وطن کے ؟۔ جو کل بھی اسی طرح کے غدار تھے اور آج بھی اسی طرح کے ”غدار“ ہیں ان کی سرشت نہیں بدلی۔ نہ تمہاری تلواروں سے ان کی سرشت بدل سکتی ہے۔ نہ تمہارے نیزوں سے بدل سکتی ہے نہ ان تیز دھار زبانوں سے بدل سکتی ہے۔ جو دن رات احمدیت کے دل پر چرکے لگا رہی ہیں۔ جس قسم کی ”غداریاں“ ہم کل کر رہے تھے آج بھی ویسی ہی کرنے والے ہیں اور تم جس قسم کی ”خدمت اسلام“ کل کرنے والے تھے آج بھی ویسی ہی کر رہے ہو۔ دونوں کے رویے میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

احمدیوں نے
تحریکِ شدّھی کا رُخ پلٹ دیا

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مذہبی لڑائی کیا تھی

اور اس لڑائی میں کون تھا جس سے ہندو جاتی کو خطرہ لاحق ہوا۔ اور یہ کون تھا جس نے ہندوؤں کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک شدھی کا رخ پلٹ دیا۔ اس کے متعلق ان لوگوں کی زبان سے سنئے جن کو چوٹیں پڑ رہی تھیں۔ ہندوؤں کا مشہور اخبار "تیج" دہلی جو کل تک بڑے اعلان کر رہا تھا کہ کس طرح ہندو تحریک شدھی کے ذریعہ پچاس ساٹھ لاکھ کی بجائے ایک کروڑ مسلمانوں کو ہندو بنالیں گے وہ یہ لکھنے پر مجبور ہوا:

"وید الہامی ہے اور سب سے پہلا آسمانی صحیفہ ہے اور مکمل گیان ہے۔ قادیانی کہتے تھے کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے اور حضرت محمد خاتم النبیین ہیں۔ اس کدّوکاوش کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی یا مسلمان اب مذہب کی خاطر آریہ سماج میں داخل نہیں ہوتا"۔

(اخبار تیج، دہلی ۲۵/جولائی ۱۹۲۷ء)

کارزارِ شدّھی میں احمدیوں کے سوا اور کوئی نظر نہ آیا

دیکھئے! اس اخبار کو میدان جہاد میں اسلام کی طرف سے لڑنے والا قادیانیوں کے سوا اور کوئی نظر نہیں آیا۔ اس وقت کہاں تھے یہ احراری ملاں جب ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف کارزار شدّھی گرم تھا اس وقت میدان میں صرف احمدی ہی تھے جنہوں نے اس تحریک کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ یہی اخبار تیج پھر لکھتا ہے:

"میرے خیال میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس، مؤثر اور مسلسل کام کرنے والی جماعت، احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں اور آج تک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی"۔ (اخبار تیج، دہلی ۲۵/جولائی ۱۹۲۷ء)

بے شرمی کی انتہا

اب دیکھیں ہندو تو تھر تھر کانپ رہا تھا اس زمانہ میں جب کہ وہ کروڑہا کروڑ کی اکثریت رکھتا تھا اور جماعت احمدیہ کی تعداد آج کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی لیکن بایں ہمہ نہایت بے شرمی کے ساتھ احراری مولویوں اور پاکستان کی موجودہ حکومت کی طرف سے جماعت کو کبھی ہندوؤں کا ایجنٹ کہہ دیا جاتا ہے، کبھی عیسائیوں کا ایجنٹ کہہ دیتے ہیں۔ اور کبھی یہودیوں کا آلۂ کار کہنے لگ جاتے ہیں۔ کچھ خدا کا خوف بھی کرو۔ آخر جھوٹ بولنے کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہئے۔

"ہندو دھرم اور اصلاحی تحریکیں" ایک کتاب ہے اس کا مصنف لکھتا ہے:

"آریہ سماج نے شدھی یعنی ناپاک کو پاک کرنے کا طریقہ جاری کیا (مسلمانوں کو ہندو بنانا۔ ناقل) ایسا کرنے سے آریہ سماج کا مسلمانوں کے ایک تبلیغی گروہ یعنی قادیانی فرقے سے تصادم ہو گیا"۔

اس وقت کیا کر رہے تھے یہ اسلام کے علمبردار، وفادار اور جانیں فدا کرنے والے اور جماعت احمدیہ پر دن رات یہ الزام لگانے والے کہ تم جہاد کے خلاف فتوے دے کر اسلام کے غدار ثابت ہو چکے ہو۔ سوال یہ ہے کہ جب دین کی خاطر عملی جہاد کے میدان کھلے ہیں تو ان میدانوں میں دندناتا ہوا پھرنے والا کون تھا۔ احمدی شیر تھے یا وہ تم لوگ تھے جو احمدیت پر الزام لگاتے ہو۔ دشمن کو میدان کارزار میں تمہارا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ ان کو مقابل پر نظر آئے تو احمدی نظر آئے۔ چنانچہ مصنف لکھتا ہے:

"آریہ سماج کا مسلمانوں کے ایک تبلیغی گروہ یعنی قادیانی فرقہ سے تصادم ہو گیا۔ آریہ سماج کہتی تھی کہ وید الہامی ہے اور سب سے پہلا آسمانی صحیفہ ہے اور مکمل گیان ہے۔ قادیانی کہتے تھے کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے اور حضرت محمدؐ خاتم النبیین ہیں"۔ (ص ۴۳،۴۴)

جب کھل گئی حقیقت پھر اس کو مان لینا

اس اقتباس کا آخری حصہ میں پہلے بھی پڑھ کر سنا چکا ہوں اسے دوبارہ میں نے اس لئے پڑھا ہے یہ بتانے کے لئے کہ کتنی واضح حقیقت ہے جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آج بھی ان لوگوں کو متنبہ کر رہی ہے کہ تم چاہے جو کچھ کہو مگر اسلام پر جب بھی کوئی مشکل وقت آئے گا اور خطرات کے بادل منڈلانے لگیں گے تو صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس سے پہلے بھی مقابلہ کے لئے آگے بڑھتی رہی ہے، آئندہ بھی ہمیشہ اسلام کے دفاع میں سب سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے گی۔

تحریک شدھی کے بارہ میں اخبار "آریہ پتریکا" بریلی یکم اپریل ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"اس وقت ملکانے راجپوتوں کو اپنے پرانی راجپوتوں کی برادری میں جانے سے باز رکھنے کے لئے جتنی اسلامی انجمنیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں ان میں احمدیہ جماعت قادیان کی سرگرمی اور کوششیں فی الواقعہ قابل داد ہیں"۔

اخبار "مشرق" گورکھپور جو ایک مسلمان اخبار تھا اور غالباً ابھی بھی ہوگا مجھے یاد نہیں۔ اس اخبار نے ۱۵/مارچ ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں لکھا:

"جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی کاری ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد کے ساتھ تبلیغ و اشاعت کی کوششیں کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی"۔

مسلمانانِ جماعت احمدیہ کی انمول خدمات

بہرحال جماعت احمدیہ نے تحریک شدھی کے خلاف زبردست مہم چلائی اور ملکی پریس میں اس کا خوب چرچا ہوا تاہم میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ دوسری جماعتیں میدان میں نکلی نہیں ہیں۔ مختلف علماء کی جماعتیں مختلف فرقوں کی جماعتیں میدان میں کودی ضرور ہیں لیکن دشمن کو ان کی چوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ اور ان کے باہمی اختلافات بھی ایسے تھے کہ میدان میں جا کر بھی زیادہ تر اپنے ہی جھگڑوں کو چکاتے رہے۔ چنانچہ اخبار زمیندار اپنی ۲۴/جون ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جو حالات فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں ان سے صاف واضح ہے کہ مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں"۔

(اب جبکہ کارزار شدھی گرم ہے تو احمدی مسلمان ہو گئے ہیں۔ لڑ جو رہے ہیں اسلام کی خاطر، کھلم کھلا نظر آ رہے ہیں، دھوکہ دینے کی گنجائش کوئی نہیں رہی۔ یہ وہی اخبار ہے جو مختلف وقتوں میں احمدیوں کو بار بار مسلمانوں سے باہر پھینکتا رہا ہے اُس وقت احمدیوں کو مسلمان تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو دنیا اس پر لعنت ڈالتی۔ چنانچہ اخبار مذکور نے لکھا:۔)

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے"۔

تاریخی حقائق کبھی مٹ نہیں سکتے

یہ دیکھئے! "غیر مسلموں" کے عادات و خصائل! کیا عمدہ خصائل ہیں غیر مسلموں کے، ایثار، کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ! اگر یہی غیر مسلم خصائل ہیں تو پھر تم بھی ان کو اپناؤ کیونکہ یہ زندگی کے خصائل ہیں ان کے بغیر قومیں زندہ نہیں ہوا کرتیں۔ آخر تم ہوش کے ناخن کیوں نہیں لیتے۔ حقائق کی دنیا میں کیوں نہیں اترتے۔ زندہ رہنے کے کیا گر اور آداب ہیں، ہم سے سیکھو۔ پس انہی خصائل کے مالک وہ لوگ تھے جو دشمن کو بھی نظر آ رہے تھے۔ لیکن کیا تمہارے اپنے مسلمان جنہوں نے احمدیت کی مخالفت میں زندگیاں وقف کی ہوئی تھیں وہ دشمن کو نظر آ رہے تھے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اخبار زمیندار مزید لکھتا ہے:

"جہاں ہمارے پیرومرشد اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی"۔

اب بدل دو اس ساری تاریخ کو۔ یہ تو لکھی گئی۔ واقعات کے قلم نے اسے لکھ دیا۔ تمہارے اپنے ہاتھوں سے نکلے ہوئے، تمہارے اپنے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ نے ان حقائق کی تصدیق کر دی ہے۔ اب جتنا چاہو واویلا کرتے چلے جاؤ ان تاریخی حقائق کو تم کبھی بھی صفحۂ ہستی سے مٹا نہیں سکتے۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا کھلا اعتراف

شیخ غلام حسین صاحب جہلم کے ایک غیر احمدی دوست تھے وہاں مختلف جماعتوں کی طرف سے جو لوگ کام کر رہے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ انہوں نے وہیں سے اخبار "زمیندار" کو ایک خط لکھا جسے اخبار نے اپنی اشاعت ۲۹/جون ۱۹۲۳ء میں شائع کیا۔ شیخ غلام حسین صاحب اخبار "زمیندار" کے ایڈیٹر کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

"قادیانی احمدی اعلیٰ ایثار کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا تقریباً ایک سو مبلغ امیر وفد کی سرکردگی میں مختلف دیہات میں مورچہ زن ہے۔ ان لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ یہ جملہ مبلغین بغیر تنخواہ اور سفر خرچ کے کام کر رہے ہیں۔ ہم گو احمدی نہیں لیکن احمدیوں کے اعلیٰ کام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس اعلیٰ ایثار کا ثبوت جماعت احمدیہ نے دیا ہے اس کا نمونہ سوائے متقدمین کے مشکل سے ملتا ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فرماتے ہیں: "صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا"۔ تو مولویوں کو بڑا طیش آتا ہے اور بڑے مشتعل ہو جاتے ہیں کہ یہ کیا بات کہہ دی۔ لیکن جب عملاً اسلام کے دفاع کا مرحلہ درپیش ہو اور اسلام کی حمایت کا وقت آتا ہے تو وہی باتیں اور وہی فقرے کہنے پر تم مجبور کر دئے جاتے ہو۔ خدا کے فرشتے تمہارے قلم سے وہی فقرے نکلواتے ہیں کہ ہاں احمدی وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر متقدمین یاد آتے ہیں یعنی احمدیوں کی بے لوث خدمت اور جذبۂ قربانی کو دیکھ کر۔ وہ بزرگ اسلاف جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ کو پایا وہی متقدمین کہلاتے ہیں۔ چنانچہ شیخ غلام حسین صاحب لکھتے ہیں:

"جس اعلیٰ ایثار کا ثبوت جماعت احمدیہ نے دیا ہے اس کا نمونہ سوائے متقدمین کے مشکل سے ملتا ہے۔ ان کا ہر ایک مبلغ غریب ہو یا امیر بغیر مصارفِ سفر و طعام حاصل کئے میدان عمل میں گامزن ہے۔ شدید گرمی اور لوؤں میں وہ اپنے امیر کی اطاعت میں کام کر رہے ہیں"۔

(بیان شیخ غلام حسین صاحب ہیڈماسٹر ہائی سکول جہلم)

ایسے اور بھی بہت سے اقتباسات اور حوالے ہیں جو متفرق مسلمان اخبارات کی طرف سے یا مسلمان مشاہیر کی طرف سے اس بات کے کھلم کھلا اعتراف پر مشتمل ہیں کہ جماعت احمدیہ نے تحریک شدھی میں اسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

احمدیوں کے بغیر صلح کانفرنس منعقد نہ ہو سکی

لیکن جب جماعت احمدیہ کے شدید دباؤ کے نتیجہ میں وہ متکبر آریہ سماجی لیڈر جو کبھی مسلمانوں سے اس معاملہ میں بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے اور اسلام پر یکطرفہ حملے کئے جا رہے تھے جب وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے تو انہوں نے سمجھا کہ اب صلح کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ چنانچہ انہوں نے صلح کے لئے جو کانفرنس بلائی اس میں فریقین کے چوٹی کے راہنما اکٹھے ہوئے تو اس وقت ایک عجیب لطیفہ یہ ہوا کہ اس مجلس میں سوائے جماعت احمدیہ کے سب فرقوں کو دعوت دی گئی۔ اگر اس میں نہیں تھا تو جماعت احمدیہ کا ہی نام نہیں تھا۔ چنانچہ ہندو اور مسلمان راہنما جب صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے ایک ہال میں اکٹھے ہوئے تو ہندوؤں نے جب احمدیوں کا کوئی نمائندہ نہ دیکھا تو انہوں نے مسلمان راہنماؤں سے کہا تم یہ کیا باتیں کر رہے ہو۔ لڑنے والے تو ہال سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں تم سے صلح کر کے ہم کیا کریں گے۔ تم تو وہ لوگ ہو جو ہمیں ملکانے کے میدانوں میں نظر نہیں آیا کرتے تھے۔ جن لوگوں سے ہمیں خوف ہے اور جن سے ہمیں مار پڑنے کا خطرہ ہے وہ تو آزاد بیٹھے رہیں گے اور پھر بھی ہم پر حملے کرتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ فوری طور پر کانفرنس ملتوی کر دی گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قادیان میں تار کے ذریعہ معذرت کی گئی اور درخواست کی گئی کہ فوری طور پر اپنا نمائندہ بھجوائیں اس کے بغیر یہ کانفرنس کامیاب نہیں ہو سکتی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲/ مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۲/ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام باد کروئس ناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هَاَ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ . فَمِنْكُمْ مَنْ یَّبْخَلُ .وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِه. وَاللّٰهُ الغَنِیّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرَآءُ وَ اِنْ تَتَوَلَّوا یَسْتَبْدِل قَوماً غَیْرَكُم . ثُمَّ لاَ یَکُوْنُوآ اَمْثَالَکُم﴾۔ (سورۃ محمّد آیت ۳۹)

آج اس خطبے سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز ہو رہا ہے۔ مگر خطبے میں جو مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس کا صرف خدام سے تعلق نہیں، نہ ہی محض جماعت جرمنی سے ہے بلکہ اس خطبے کے مضمون کا تعلق تمام دنیا کی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے جہاں مالی تحریک کے متعلق میں زور دوں وہاں غلط فہمی سے یہ نہ سمجھیں کہ جماعت جرمنی مخاطب ہے، جماعت جرمنی کے بعض افراد بھی مخاطب ہو سکتے ہیں مگر جماعتی جرمنی کی اکثریت سے مالی قربانی کے متعلق کوئی شکوہ نہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ بھی مخاطب ہیں ان کو بہر حال اپنے نفوس میں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک وہ اسلام کی مالی قربانی کی تحریک کے مطابق پورے اترتے ہیں۔ پس معیّن طور پر نہ میں خدام کی بات کر رہا ہوں، نہ انصار کی، نہ لجنات کی، سبھی مخاطب ہو سکتے ہیں اور کون ہو سکتا ہے یہ فیصلہ سننے والے نے خود کرنا ہے۔ اس تمہید کے بعد اب میں اس آیت سے متعلق تشریحی ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَاَ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام عالم اسلام میں کسی پر صادق نہیں آتی۔ هَاَ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ دکھاؤ تو سہی اور جماعت، مذہبی یا غیر مذہبی، جو اس طرح اللہ کی راہ میں براہ راست دین یا غریبوں پر خرچ کرنے کے لئے دعوت دے رہی ہو اور جس کو اللہ دعوت دے رہا ہو کہ اٹھو اور نیک کاموں میں خرچ کرو، آج میں تم سے مخاطب ہوں۔

اس پہلو سے امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کے سوا خدا تعالیٰ آج کے زمانے میں کسی سے اس طرح مخاطب نہیں جس طرح اس آیت کریمہ میں اس نے خطاب فرمایا ہے۔ هَاَ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ- "هٰٓؤُلَآءِ" کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کے بعد ایک اظہار ہے شکوے کا سا۔ فَمِنْكُمْ مَنْ یَّبْخَل اس کے باوجود تمہی میں سے وہ بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ دوسرا حصہ ہے جو خدا کا بندے پر شکوہ ہے۔ اس کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ آپ میں سے کسی کے متعلق معین شکوہ میرے ذہن میں نہیں ہے۔ مجھے تو جہاں تک جماعت جرمنی دکھائی دیتی ہے مالی قربانیوں میں بہت آگے بڑھی ہوئی ہے اور مسلسل ہر آواز پر لبیک کہتی ہے اس میں لجنات بھی شامل ہیں، انصار اللہ، بچے، سارے کے سارے، خدام تو ہیں ہی، سب میرے نزدیک اس پہلو سے اللہ کے فضل کے ساتھ بہت اچھے ہیں لیکن ہو سکتا ہے بعض سننے والے سمجھ جائیں کہ یہ شکوہ ان سے بھی ہے پس ان کو اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔

فرمایا فَمِنْكُمْ مَنْ یَّبْخَلُ .وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِه لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہوگے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان تو جو پہنچنا تھا پہنچا، مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے اور یہ وہ بات ہے جس کو ساری جماعت کی تاریخ دوہراتی چلی آ رہی ہے۔ میں نے بارہا ایسی مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں جن میں مجھے ایسے دوستوں سے واسطہ پڑا جنہوں نے اقرار کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ اپنی مالی تنگی کی وجہ سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک رہے تھے۔ میرا ایک خطبہ انہوں نے سنا جس میں یہی مضمون بیان ہو رہا تھا جو میں نے اب بیان کیا ہے۔ اُس دن انہوں نے عہد کر لیا کہ مالی تنگی یا مالی فراخی یہ دونوں باتیں ہمارے لئے اب بے محل ہو گئی ہیں، خدا کی راہ میں ضرور خرچ کرنا ہے۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ میں نے سوچا ہے کہ قرض لے کر بھی کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے بچوں پر قرض لے کر خرچ کرتا ہوں جب کار خراب ہوتی ہے تو قرض لے کر ٹھیک کراتا ہوں۔ قرضوں کے بوجھ تلے اپنی ذات کی وجہ سے دب گیا ہوں۔ تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اللہ کی وجہ سے قرض لوں ان قرضوں میں کچھ اضافہ ہوگا ایک اضافہ تو سچا اضافہ ہوگا، ایک اضافہ تو نیک اضافہ ہوگا۔ یہ عہد کر کے انہوں نے اپنی زندگی کا رخ بدل دیا، ایسا رخ پلٹا کہ ان کے سارے قرضے اتر گئے۔ تمام مالی تنگی، مالی فراخی میں بدل گئی اور پھر بڑھ چڑھ کر انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا۔ وہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ لفظاً لفظاً انہوں نے یہی کچھ لکھا جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے لیکن یہ تو آغاز تھا۔ جب میری خلافت کا آغاز ہوا ہے انہی دنوں میں میں نے کچھ ایسے خطبے دئے تھے جن کے نتیجے میں یہ واقعہ پیش آیا اس کے بعد تو مسلسل یہی بات ساری دنیا میں اسی طرح رونما ہو رہی ہے۔ پس یہ حکمت کی بات ہے اپنے پلّے باندھ لیں۔ **وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا۔ جو فراخی میں خرچ کرتے ہیں ان سے بھی اللہ کا حسنِ سلوک ہے ان پر بھی رحم فرماتا ہے لیکن ان کو بہت پسند کرتا ہے جو تنگی کے باوجود خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔** اور اس کے جواب میں اللہ کو تو کوئی تنگی نہیں اسلئے وہ بے انتہا عطا فرماتا ہے اتنا کہ شمار میں بھی نہیں آسکتا۔

لیکن اس تعلق میں میں ایک نصیحت، جو آپ میں سے میرے اس وقت مخاطب ہیں، آپ خود جانتے ہیں کون ہیں، ان کو کرنی چاہتا ہوں کہ نیّت یہ نہ کریں کہ تنگی میں خدا کی خاطر خرچ کریں گے تو تنگی دُور ہوگی۔ جب یہ نیت کریں گے تو یہ نیت آپ کی نیکی کو ذرا سا میلا کر دے گی۔ اس کے نتیجے میں اللہ اپنا وعدہ تو بہر حال پورا کرے گا، ضرور دے گا اور زیادہ دے گا لیکن ممکن ہے خدا کی رضا جوئی سے آپ محروم رہ جائیں، خدا کی رضا حاصل کرنے سے آپ نسبتاً محروم رہ جائیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ نیتوں کو بالکل پاک اور صاف کریں اور کوشش کریں کہ اس حالت میں، تنگی میں خرچ کریں کہ اگر خدا اس کے مقابل پر دنیا کی آسائش نہ بھی عطا فرمائے تو روح سجدہ ریز رہنی چاہئے۔ روح اللہ سے راضی رہنی چاہئے۔ اگر یہ کریں گے تو لازماً اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی آپ کے حالات بدلے گا اور آخرت میں بھی آپ کو وہ جزا دے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں

کرسکتے۔

پھر فرمایا وَاللّٰہُ الغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرآءُ یہ جو بخل کی بات ہو رہی ہے اس پہ ہو سکتا ہے کسی احمق کو یہ خیال گزرے کہ اللہ ہم سے مانگ رہا ہے اور بعض احمق اور منافق یہ کہتے بھی ہیں کہ اللہ اگر غنی ہے، اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو ہم سے کیوں مانگتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر ہے۔ اس جاہلانہ خیال کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰہُ الغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرآءُ یاد رکھو اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی بندوں کو ملا ہے اللہ ہی نے تو دیا ہے وہ اپنے گھر سے تو نہیں لے کے آئے۔ پس جو کچھ دیا ہے اس کو اللہ کے حضور پیش کرنے میں اگر یہ دعویٰ کریں کہ خدا فقیر ہے جو ہم سے مانگ رہا ہے تو اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ جس میں سے وہ مانگ رہا ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بندے امیر ہوں اور خدا فقیر ہو۔ مانگنے یا نہ مانگنے فقیر بندے ہی رہیں گے۔

اللہ جس نے عطا کیا ہے وہ کبھی فقیر نہیں ہو سکتا، وہ بہر حال غنی رہے گا۔ اور غنی کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ بے نیاز، وہ تمہاری باتوں سے بے نیاز ہے تم چاہو تو اس کو فقیر کہتے رہو لیکن یاد رکھو کہ اس کہنے سے خدا کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کی شان کریں تمہاری پہنچ سے بہت بالا ہے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوا یَسْتَبْدِلْ قَوماً غَیرَکُم۔ ثُمَّ لَا یَکُونُوا اَمْثَالَکُم فرمایا اگر تم لوگ پھر جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرو اور اعراض کرو تو یاد رکھو یَسْتَبْدِلْ قَوماً غَیرَکُم۔ ثُمَّ لَا یَکُونُوا اَمْثَالَکُم تمہارے بدلے ایک اور قوم لے آئے گا وہ پھر تمہارے جیسے نہیں ہونگے۔ اس میں جماعت احمدیہ کو، چونکہ میرے نزدیک جماعت احمدیہ ہی خصوصیت سے مخاطب ہے، ایک بہت گہرا یقین کا پیغام ہے۔ فرمایا اگر تم میں سے بعض لوگ ایسے ہوں جو یہی سمجھتے رہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے خدا کو کچھ دینے کی، وہ غنی سب کچھ دے سکتا ہے وہ واقعۃً کر کے بھی دکھائے گا پھر۔ جماعت کی ضرورتیں لازماً پوری ہونگی۔ یا ان لوگوں میں پاک تبدیلیوں کے نتیجے میں جو جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں یا ان کو چھوڑ کر اللہ ایک نئی قوم لے آئے گا اور وہ مالک ہے اور خالق ہے وہی لوگوں کے حالات بدل سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو ہم سے اس وقت باہر ہیں بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے اور ہم ان سے پیچھے رہ جائیں۔ یہ وہ وارننگ ہے جس کو جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اپنے اوپر اطلاق کر کے دیکھنا چاہئے۔ وارننگ سے مطلب ہے انتباہ۔ **آپ کے اندر ایسی قومیں پیدا ہو رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں بہت آگے بڑھ رہی ہیں۔ بعض ایسے نئے آنے والے ہیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں مگر بعض ایسے ہیں جن کی مالی قربانی پر مجھے رشک آتا ہے۔**

نہایت تنگی ترشی میں زندگی بسر کرنے کے باوجود بعض ایسے ہیں جو پھر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے کوئی احسان کیا ہے۔ اور ایسے ہیں جن کے حالات پہلے اچھے نہیں تھے مگر یہ کرنے کے بعد ان کے حالات بہتر ہوئے اور بہتر ہوتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ ان کی قربانی کا معیار بھی بڑھتا گیا۔

پس یاد رکھیں اگر خدانخواستہ، اگر خدانخواستہ جماعت جرمنی کے ان احمدیوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنائے جائیں اور ان کے حالات اچھے کر دئے جائیں یہ گمان گزرے کہ یہ جماعت ہم پر چل رہی ہے، ہمارے چندوں کی محتاج ہے تو اللہ ان کو دور کر دے گا۔ ہو سکتا ہے ان کا انجام احمدیت پر نہ ہو اور ان کی جگہ دوسرے ایسے ضرور لے آئے گا جو ان پر ثابت کر دیں کہ جماعت کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ ہی ہے جو ضرورتیں پوری کرنے والا ہے اور جیسے چاہے اسی طرح وہ ان ضرورتوں کو پوری کر سکتا ہے۔ یہ تو مختصر تشریح تو ہے، مگر مختصر تشریح ہے ان آیات کی جو آپ کے سامنے میں نے تلاوت کی۔

اب میں ایک حدیث نبوی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں بلکہ اس کے بعد ایک اور حدیث نبوی آپ کے سامنے رکھوں گا جس میں اسی مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ایک الگ رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں لفظ ثواب نہیں تھا یعنی عربی لفظوں میں لفظ ثواب نہیں ہے مگر ترجمہ کرنے والے بعض دفعہ اپنی طرف سے وضاحت کی خاطر بعض لفظ زائد کر دیا کرتے ہیں۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ سات سو گنا زیادہ دیا جائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس سات سو گنا کا تعلق اسی دنیا سے ہے۔ آخرت میں تو شمار ہی کوئی نہیں۔ اس لئے ثواب جب کہہ دیا تو معاملہ غلط کر دیا ترجمہ کرنے والے نے۔ مضمون کو خود نہیں سمجھا اور خواہ مخواہ اللہ کی رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ ثواب تو لامحدود ہو گا جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے۔ اور سات سو گنا سے مراد اس دنیا میں کم از کم سات سو گنا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ایک مثال بیان ہوئی ہے ایسی کھیتی کی جس پر ہر دانہ جو بویا جائے سات سو گنا دانوں میں بدل جاتا ہے اور میں نے پہلے حساب لگا کر ایک دفعہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ واقعۃً جب کھیتیاں بوٹا مارتی ہیں، پنجابی محاورہ ہے مگر بہت اچھا کہ بوٹا مارتی ہیں، تو ہر دانہ سات سات بالیوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک سو سو دانوں والے خوشے نکالتی ہیں تو حسابی رو سے ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ایک محدود پیمانے پر میں نے اپنی زمین پر بھی تجربہ کیا تھا واقعۃً ایک ایک دانہ جو لگایا گیا وہ سات سو دانوں میں تبدیل ہوا۔ اگرچہ وسیع پیمانے پر ایسا کرنا زمیندار کے لئے مشکل ہے کیونکہ بہت سی کاشت کی خرابیاں حائل ہو جاتی ہیں مگر سات سو والا تجربہ میں خود کر چکا ہوں واقعۃً ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ صرف سات سو گنا ہو گا یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس وعدے کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جس کے لئے وہ چاہے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

چنانچہ دنیا میں جو ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کی کھیتیوں کا حال اس سات سو گنا والی مثال سے آگے ہے۔ بہت سے ایسے بیج ہیں مثلاً مکئی کے بیج جو اس سے بھی زیادہ پھل لے آتے ہیں اور طے شدہ حقیقت ہے کہ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ کا مضمون ان پر پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سات سو گنا کا وعدہ تو ہے مگر یاد رکھو اس پر بھی میں اگر چاہوں تو جس کے لئے چاہوں اس سے بڑھا سکتا ہوں۔ پس یہ دونوں باتیں اس دنیا میں انسانی زندگی پر صادق آنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک آخرت کا تعلق ہے میں نے بیان کیا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں، کوئی شمار ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکثرت اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں کہ آخرت میں جو کچھ عطا ہو گا جیسا کہ قرآن نے بھی بار بار بیان فرمایا ہے اس کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ دنیا کی عطا کو اس کے مقابل پر کوئی بھی نسبت نہیں ہو گی۔

اب میں ایک نسبتاً لمبی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں جو حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے۔ یہ حدیث اور اس سے ملتی جلتی بہت سی حدیثیں ہیں۔ میں نے آج اس حدیث کو لے لیا ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سی ملتی جلتی حدیثیں تھیں جو چھوڑ کر الگ کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیان کہ اللہ کس طرح اپنے بندے کو عطا کرتا ہے اتنا دردناک ہے کہ میرے لئے جذباتی لحاظ سے ممکن ہی نہیں تھا کہ میں اسے آپ کے سامنے پڑھ کر سنا سکوں۔ جب اللہ کا ذکر ہو اور محمدؐ رسول اللہ کر رہے ہوں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ ہچکیوں کے بغیر میں آپ کے سامنے وہ بیان کر سکوں۔ پس میں نے ایک ایسے کام پر ہاتھ نہیں ڈالا جو میرے لئے ناممکن تھا لیکن یہ حدیث میں سمجھتا ہوں میرے لئے پڑھنی نسبتاً آسان تھی اس لئے یہ میں نے آپ کے لئے چن لی ہے۔

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

حضرت زید اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلم نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضرت عمرؓ یہ عرض کرتے ہیں کہ ان دنوں میرے پاس کافی مال ہوا کرتا تھا۔ میں نے دل میں کہا اگر میں ابو بکر سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا عمر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے عرض کی حضور آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اب ابو بکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ابو بکر سے دریافت فرمایا ابو بکر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ ابو بکر نے عرض کیا حضور جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں۔ جو کچھ پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابو بکر سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس سے زیادہ اور ہو کیا سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ”حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہو گا ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو فرمایا کہ خدا اور اس کے رسول کو گھر چھوڑ آیا ہوں“۔ کتنا پیارا جواب ہے خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رسول کے سامنے حاضر تھے، سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے گھر میں اللہ اور آپ کو چھوڑ آیا ہوں۔ بہت ہی پر لطف جواب ہے، ایسا کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ بھی درج ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام سخت تنگ دست تھے تاہم ان کو تھوڑا بہت جو کچھ ملتا تھا اس کو صدقہ خیرات کر دیتے تھے۔ حضرت ابو سعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام بازاروں میں جاتے اور حمّالی کرتے۔ محنت مزدوری میں جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیتے۔

یہ وہ سنت ہے جس کو ایک دفعہ میں نے جماعت میں دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تھی اور غالباً یہیں آپ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگرچہ آپ کا وقت ہمہ تن خدمت دین میں مصروف رہتا ہے مگر اس مبارک سنت کو زندہ کرنے کی خاطر اگر تھوڑا سا وقت کچھ پھول ہی لے کر بازار میں بیچ آیا کریں اس نیت سے کہ جو کمائی ہے وہ کلیۃً اللہ کے حضور پیش کروں گا۔ یا اور کچھ اپنے کاروبار کے علاوہ تھوڑا سا حصہ محض اس وجہ سے کاروبار میں لگائیں کہ جو کچھ آمد ہو گی وہ اللہ کے حضور پیش کریں گے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مجھے بہت سی عورتوں نے یہ لکھا کہ ہم اب اس غرض سے سلائی کرتی ہیں۔ اور جہاں تک میرا علم ہے انہوں نے مستقل اس کو عادت بنا لیا ہے کہ سلائی کا کام جہاں بچوں کے لئے کرتی ہیں کچھ تھوڑی سی سلائی وہ اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر اس لئے کرتی ہیں کہ جو بھی آمد ہو گی وہ دین کی راہ میں پیش کر دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ترغیب و تحریص سے صحابہ کرام اور بھی زیادہ صدقہ و خیرات کی طرف مائل ہو گئے۔ سنن ابو داؤد میں ذکر ہے کہ ایک بار آپ نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی۔ عورتوں کا مجمع تھا حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں اور ہاتھ کی انگوٹھیاں پھینکتی جاتی تھیں۔ (اس موقعہ پر حضور کی آواز جذبات سے گلوگیر ہو گئی۔ چنانچہ فرمایا) اب جو میں جذباتی ہوا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں احمدی عورتوں کو بکثرت جانتا ہوں جو مسلسل یہ سنت زندہ کرتی چلی جا رہی ہیں۔ اس لئے **قرآن کریم کا پہلا خطاب کہ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ کتنا سچا ہے جو آج جماعت احمدیہ کے سوا کسی پر اطلاق پا ہی نہیں سکتا۔ وہی سنت نبوی اُس زمانے کی چودہ سو سال پہلے کی، آج اگر کوئی جماعت زندہ کر رہی ہے تو وہ احمدیہ جماعت زندہ کر رہی ہے۔** یہ احمدی خواتین ہی ہیں جو مسلسل اس قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا نمونہ پیدا کر رہی ہیں کہ صحابہ کے زمانے کی یاد اس طرح تازہ ہوتی ہے جیسے ایک تازہ پھول کو آپ سونگھ رہے ہیں وہ اپنا رنگ دکھا رہا ہو اور اپنی خوشبو دے رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، ”ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے“۔ اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہم بیعت کنندہ ہیں، ہم بیعت میں داخل ہیں۔ فرمایا اپنی بیعت کو اس طرح پرکھو، آگے جو ذکر چلتا ہے وہاں بیعت پرکھنے کا مضمون ہے۔ ”جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے“۔

اب یاد رکھیں کہ یہ تحریک جو مالی تحریک کر رہا ہوں۔ ہرگز یہ وجہ نہیں کہ جماعت کو کوئی مالی تنگی ہے۔ ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا، ایک رات بھی مجھ پر ایسی نہیں آئی جس میں یہ فکر ہو کہ خدا کے دین کی یہ ضرورت ہے اسے کہاں سے پورا کروں گا۔ بلاشبہ، ہمیشہ اللہ تعالیٰ خود دلوں میں تحریک کرتا ہے اور وہ ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ من ذالک ناشکری کے طور پر میں یہ تحریک نہیں کر رہا۔ میں اس لئے کر رہا ہوں کہ جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائے گی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی۔

پس مجھے تو آپ کی فکر ہے یعنی آپ میں سے ان کی جو اپنے حال کو بہتر جانتے ہیں کہ جس حد تک خدا نے توفیق دی تھی اس حد تک خرچ نہیں کر رہے۔ اُن کی فکر ہے، جماعت کی ضرورتوں کی فکر نہیں ہے۔ یعنی فکر تو ہے مگر یقین ہے کہ اللہ ضرور پوری کرتا ہے۔ پس آپ اپنا حال درست کریں۔ آپ اگر اچھے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پہلے سے بھی بڑھ کر ترقی کرنے لگے گی۔ پس اس پس منظر میں اس تحریک کو سنیں۔ ”اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسے کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے“۔ اب یہ تحریک کا آغاز تھا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ایک پیسہ دیوے۔

ہو سکتا ہے اس زمانے کا جو پیسہ ہے وہ آج کے زمانے میں سو روپے کے برابر ہو۔ اب موازنہ کرنا تو مشکل ہے مگر اتنا پتہ ہے کہ پیسے میں بہت کچھ آجایا کرتا تھا اور اب کئی مارکس (Marks) میں بھی کچھ نہیں آ سکتا جو اس زمانے میں ایک پیسے میں آجایا کرتا تھا۔ تو یہ نسبتیں معین کرنا تو میرا کام نہیں اور یہ ہے بھی بہت مشکل۔ صرف اتنا یاد رکھیں کہ ایک پیسہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تو اس پیسے کی بھی بہت قیمت ہے لیکن پھر بھی پیسہ پیسہ ہی تھا اور ایک پیسہ خرچ کرنا تمام مخاطب جماعت میں سے ہر شخص کے لئے ممکن تھا۔

”وہ سلسلے کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار دیوے“۔ اب اس زمانے کا روپیہ بہت بڑی چیز تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان لفظوں میں یہ نہ سمجھیں کہ بہت تھوڑا سا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں جو توفیق رکھتا ہے وہ ایک روپیہ بھی ماہوار دے دے۔ فرمایا ”کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں“۔ یعنی لنگر خانہ بھی اُس وقت ایک نمایاں بڑا خرچ ہوا کرتا تھا، اب بھی ہے۔ آپ کا لنگر خانہ بہت خرچ چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے سہولتیں اتنی ہو چکی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانے کی برکت سے اب یہ لنگر بیسیوں ملکوں میں بڑی شان سے جاری ہو گئے ہیں۔ اور اس سے بہت زیادہ خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں جو اس زمانے میں بظاہر نظر آتی تھی۔

فرمایا، ”صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں۔ جیسا کہ چاہئے چارپائیوں کا انتظام نہیں“۔ اب اس زمانے میں زمین پر بستر بچھانے کا انتظام تو تھا مگر چارپائیوں کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فکر تھی۔ اب آپ لوگ جب لنڈن جلسے پر جاتے ہیں تو آج بھی ہم آپ کو چارپائیاں مہیا نہیں کر سکتے۔ کرتے ہیں تو کم لوگوں کے لئے، بعض فیمیلیز کے لئے۔ لیکن اکثر لوگ زمین پر سوتے ہیں۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس زمانے کی مہمان نوازیوں سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر غور کر کے دیکھیں تو اس زمانے کی مہمان نوازیاں بعض پہلوؤں سے آج کی ہماری مہمان نوازی سے بھی آگے تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فکر رہتی تھی کہ ان سب کے لئے میں چارپائیاں مہیا کروں۔

”توسیعِ مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں، تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے“۔ یعنی بمقابل مخالفوں سے مراد عام مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں جیسا کہ فرمایا ”عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بہ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

ماہ نہیں نکل سکتا"۔ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہت بہتری ہو چکی ہے۔ فرمایا "یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدرِ وُسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بہ ماہ ان کی مدد پہنچتی رہے وہ تھوڑی مدد ہو تو اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت ایک ہی خیال سے کی جاتی ہے"۔

یہ وہ پہلو ہے جو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض لوگ مہینوں خاموش رہتے ہیں بعض سالوں خاموش رہتے ہیں اور پھر اچانک ایک رقم پیش کر دیتے ہیں۔ اب میرا یہ دستور ہے کہ اس رقم کو میں واپس کر دیا کرتا ہوں چاہے وہ لاکھوں میں ہو۔ کیونکہ اصل روح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے وہ باقاعدگی سے ماہ بماہ کچھ دینا ہے۔ اچانک چار پانچ سال سونے کے بعد کچھ دے دینا اس کی میری نظر میں کوڑی کی بھی اہمیت نہیں۔ اور یہ جتلانے کے لئے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اللہ کے دین کی کوئی بڑی خدمت کر رہے ہو میں روپیہ ان کو واپس کر دیا کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں "ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلے میں داخل ہوئے ہیں"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذی مقدرت لوگوں کو بطور خاص مخاطب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی ہوئی ہے۔ "سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظرِ عزت دیکھ کر بہت جلد حقِ خدمت ادا کرنا چاہئے"۔ اب دیکھا حضرت اقدس کی تحریر کے اندر کتنے لطیف پہلو شامل ہوتے ہیں جو سرسری نظر سے دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔ فرمایا ان کے "سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر" جب آپ کسی مقصد کو عزت کی نظر سے دیکھیں تو اس پر جو خرچ کریں اس میں اپنی عزت پاتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تمہاری عزت ہو گی اگر تم ان مقاصد کو بنظر عزت دیکھو گے۔ "بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے"۔

"حق واجب" تو صاف لفظ ہے سب کو سمجھ آگیا ہو گا۔ "دینِ لازم" سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر قرضہ سمجھے۔ ایسا قرضہ جس کو بہر حال چکانا ہے۔ اس کے نزدیک ہر قرضے سے بڑھ کر یہ قرضہ ہو جسے اس کو چکانا ہی چکانا ہے۔ "اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے"۔ فرمایا یہ فریضہ جس کو فریضہ فرمایا گیا ہے خالصۃً للہ نذر مقرر کرے۔ یہ نذر جو ہے کسی بندے کی نذر نہیں اور جماعت بھی غائب ہو گئی بیچ میں سے۔ فرمایا اللہ کی نذر کرے۔ جو اس نیت سے خرچ کرتے ہیں کہ گویا براہ راست وہ اللہ کے حضور ایک نذرانہ پیش کر رہے ہیں ان کو آئندہ بہت خرچ کی توفیق ملتی ہے۔ ان کی خدمتیں ان پر آسان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ کی محبت کے نتیجے میں اگر کچھ نذر کریں گے تو محبت اس راہ کی مشکلوں کو دور فرما دے گی۔

پھر فرمایا "جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رکھے کہ اصل مدعا جس پر سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے لئے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جن کو بشرطیکہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں"۔ اس تحریر کو اکثر لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ **اگر تم چاہتے ہو کہ یہ سلسلہ جو دین کا سلسلہ ہے، انقطاع کے بغیر ہمیشہ جاری رہے، کبھی بھی اس کے کام رک نہ سکیں اور لازماً ہمیشہ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ماہانہ باقاعدہ چندہ ادا کیا جائے۔** اور اگر کسی اتفاقی مانع کے نتیجے میں کوئی ایسی مصیبت، وبال، کوئی ایسی چٹی پڑ جاتی ہے جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کر سکتے تو فرمایا وقتی طور پر اس کے نتیجے میں تم رک سکتے ہو کہ اتفاق ہو گیا آپ دینا چاہتے ہیں مگر دے نہیں سکتے۔

"ہاں جس کو اللہ جلّ شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازۂ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد دے سکتا ہے"۔ پس یہ وہ تحریک تھی جس کی وجہ سے میں نے یہ سمجھا کہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یکمشت امداد کو اس لازمی دائمی چندے کے بعد بیان فرما رہے ہیں۔ یہ وجہ تھی جو میں نے لازمی چندے نہ دینے والوں سے یکمشت امداد لینی بند کر دی۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ اس کے علاوہ یکمشت دیں تو بہت اچھی بات ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ فقرے سنیں جو اس آیت کریمہ کی یاد دلاتے ہیں هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ۔ خدا جس طرح آپ سے مخاطب ہے هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ۔ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں "اور تم اے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ میں سے ہر ایک قربانی کرنے والے کو یہ مرتبہ عطا کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو"۔ یہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہونا بھی اللہ کی رحمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کے گویا تم نے مجھ پر احسان کر دیا۔ وہ شاخیں جو شجر کے ساتھ رہتی ہیں شجر کا ان پر احسان ہوتا ہے۔ ان شاخوں کا شجر پر احسان نہیں ہوا کرتا۔ شجر کے ساتھ وابستہ ہیں تو سرسبز رہیں گی، جونہی الگ ہوئیں وہ خشک پتوں اور خشک ٹہنیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

پس فرمایا "میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کتنی خوش ہو گی آج ہزاروں لاکھوں ایسے جماعت میں شامل لوگوں کو دیکھ کر جو بعینہٖ اس بیان کے مطابق دین کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ "اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا"۔

یہ وجہ ہے جو میں اپنی تحریکات میں اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ توقع آپ کی ذات سے بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں معین طور پر آپ سے بعض تحریکات کے متعلق نہیں کہا کرتا کہ اتنا پیش کرو۔ تحریک کا اندازہ تو میں کئی دفعہ پیش کر دیتا ہوں مگر بعض تحریکات کے متعلق آپ کو علم نہیں ہے کہ میں وہ تحریکات بھی آپ کے سامنے پیش نہیں کرتا تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کے اوپر پورا اتروں اور بہت سی ایسی تحریکات ہیں جو پیش نہیں کی گئیں مگر خدا نے ان کی ضرورت سے بڑھ کر عطا کر دیا۔ اور حیرت ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ دل میں خیال آیا یہ خدمت دین ضروری ہے اور اسی دن یا اس کے بعد دوسرے دن دور و نزدیک سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہماری خواہش ہے کہ اس قسم کی خدمت پر آپ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ پس ایسی بھی بہت سی تحریکات ہیں جو کسی حساب کتاب میں درج نہیں ہیں مگر خدا کے حساب میں درج ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کتاب سے اقتباس لیا گیا ہے جس کا نام فتح اسلام ہے اور اس کے روحانی خزائن کی جلد ۳ صفحہ ۳۳ اور ۳۴ سے یہ عبارت لی گئی ہے۔

جہاں تک میں فتح اسلام کے پیغامات کو سمجھ سکا ہوں میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس کے ہر پہلو پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عمل کر کے دکھاؤں اور جماعت کو بھی اس پر عمل کرنے کی طرف بلاتا رہوں۔ اور جو تحریر میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ہر پہلو پر توجہ کی میں نے اپنی پوری دیانتداری سے کوشش کی ہے اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو توقعات اپنی جماعت سے یعنی اپنی جماعت کے اعلیٰ ممبروں سے تھیں، میں اس

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

بات کا گواہ ہوں کہ خدا تعالیٰ نے بعینہٖ مجھے یہ توفیق بخشی ہے کہ میں وہی توقعات آپ سب سے رکھ سکوں۔ اور جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں تو میری روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے کہ سو سال پہلے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات آج کتنی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ پس اس میں میں اپنے وجود کی ایک ادنیٰ بھی بڑائی نہیں سمجھتا۔ نہ آپ کی قربانی کو وہ مقام دیتا ہوں جس کے نتیجے میں گویا جماعت پر کوئی احسان ہو ۔ مجھ پر بھی اللہ کا احسان ہے آپ پر بھی اسی اللہ کا احسان ہے۔ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہا ہوں آپ بھی انہیں جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

پس یقین کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اس زمانے کا مامور بنایا گیا تھا ان کی جوتیاں اٹھانا ہمارا فخر ہے۔ آپ کے پاؤں کی خاک ہمارا فخر ہے، ہماری آنکھوں کا سُرمہ ہے۔ بعینہٖ یہ وہی مضمون ہے جو صحابہ کے رسول اللہ کے ساتھ تعلق سے ثابت ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ آپؐ کی قدموں کی خاک کو اپنے منہ پر ملتے تھے۔ آپؐ کی کفش برداری کو اپنا اعزاز سمجھا کرتے تھے۔ یہاں تک آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب کُلّی کیا کرتے تھے تو بڑھ بڑھ کر صحابہ اپنے ہاتھوں میں لیتے تھے۔ یہ وہ مقام اور مرتبہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام کامل کی صورت میں دوبارہ ہم پر ظاہر فرمادیا۔

پس یہ کہنا تو آسان ہے یعنی یہ کہنا تو بظاہر آسان ہے کہ "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" مگر فی الحقیقت یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک ان تمام باتوں پر گواہ نہ ہو جاتے اس وقت تک یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ پس آج آپ ہیں اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ہیں جو صحابہ سے مل چکے ہیں۔ یہ اعزاز کسے نصیب تھا، کسے نصیب ہو سکتا تھا۔ چودہ سو سال کی محرومیوں کے بعد ہمیں خدا نے صحابہ کرام سے ملادیا۔ اتنا بڑا اعزاز کہ قرآن نے اس کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ ایسے آنے والے لوگ ہیں جو ابھی تک صحابہ سے نہیں مل سکے مگر ملیں گے اور ضرور ملیں گے۔

پس اے جماعت احمدیہ! تمہیں مبارک ہو اور بے انتہا مبارک ہو کہ تمہارا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ تمہارا ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان پر جاری ہو چکا ہے۔ تم وہ ہو جن کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے انتہا قربانیاں اور دعائیں کر کے صحابہ سے ملادیا ہے۔ پس اس کا شکر جتنا بھی ادا کرو کم ہے۔ اور ایک ہی صورت شکر کی ہے کہ ہم اس پیغام کو ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ مشعل بردار بن جائیں اس پیغام کے۔ دنیا کے اندھیروں کو ان مشعلوں کے نور کے ساتھ جگمگادیں۔ جہاں بھی ہم جائیں اللہ کا وہ نور جو ہماری پیشانیوں کو عطا ہو ہمارے آگے آگے بھاگے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی ہم جائیں ہر تاریکی کو روشنی میں بدل دیں۔ یہی میری دعا اور یہی میری توقع ہے جو آپ سے بھی ہے اے مخاطبین جو جرمنی جماعت سے تعلق رکھتے ہو اور آپ کی وساطت سے ان سب سے بھی ہے جو دنیا میں اس وقت میرا یہ خطبہ سن رہے ہیں یا کل یا پرسوں سنیں گے۔

یاد رکھو ہمیں خدا نے ایک اعزاز بخشا ہے۔ ایک ایسا اعزاز بخشا ہے جو درمیان کے تیرہ سو سال میں گزرنے والوں کو نہیں بخشا گیا۔ اتنا بڑا اعزاز ہے اس کے شکر میں ساری زندگی خرچ کر دو تو وہ کم ہوگا اس شکر کا حق ادا نہیں کر سکو گے۔ پس ایک آگ لگالو اپنے دل میں، **ایک لَو لگالو کہ تم زندگی کے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمت دین میں جو کچھ ہے وہ خرچ کرتے رہو گے اور اسکے نتیجے میں یہ نہیں سمجھو گے کہ دین پر تم نے کوئی احسان کیا۔** اس کے نتیجے میں یہی اقرار کرو گے کہ اللہ کا ہم پر احسان ہے۔ اللہ کرے کہ یہ احسان آپ پر ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے۔ خدا کرے کہ ہم ان نیکیوں کو اس صدی میں ہی نہیں بلکہ اگلی صدی میں بھی ان کی پوری حفاظت کرتے ہوئے دھکیلتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ دنیا کی کایا پلٹنے والے ہم ثابت ہوں اور دنیا ہماری کایا نہ پلٹ سکے۔ ان دعائیہ کلمات کے بعد اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

☆......☆......☆......☆

نقش فریادی

(۱)

ہماری جان ہے قرآن تیرا
ہماری روح ہے اسلام تیرا
سلام اس شاہِ یثربؐ پر کہ جس نے
ہمیں بخشا ہے عشقِ تام تیرا
جہاں کے گوشے گوشے میں گئے ہم
زبانوں پر لئے پیغام تیرا
یہ مٹھی بھر جماعت مٹ گئی تو
جہاں میں کون لے گا نام تیرا

(۲)

تجھے مظلومیت دیتی ہے آواز
کہاں ہے تیری نصرت کا قوی ہاتھ
کہاں ہے تو "قیامت کی گھڑی" میں
تجھے تو دیکھتے ہیں ہر گھڑی ساتھ

(۳)

نگہ کر، بے گناہوں کے لہو نے
کیا رنگین تر تیری زمیں کو
کریما، داورا، انصاف فرما
مدد کر حکم دے روح الامیں کو

(سعید احمد اعجاز)

تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر ۲۵ (جلد نمبر ۵) ۱۹؍جون ۱۹۹۸ء میں صفحہ ۱۰ پر مکرم اقبال احمد بٹ صاحب کا مضمون بعنوان " مسیتہ پیدروآباد" شائع ہوا ہے۔ لفظ "مسیتہ" درست نہیں ہے۔ یہ لفظ "مسکیتہ" "Mezquita" ہے۔ یہ سپینش لفظ ہے اور اس کے معنے مسجد کے ہیں۔ مکرم اقبال بٹ صاحب نے مسکیتا کو مسیتہ لکھ دیا ہے۔ مضمون کے آخر میں بھی مسکیتا کو "مسیتہ پیدروآباد" لکھا گیا ہے کہ مقامی لوگوں میں یہ مسیتہ پیدروآباد کے نام سے موسوم ہے۔ مقامی لوگ اور پیدرو آباد سے دور دراز کے لوگ بھی اس کو "مسکیتا دے پیدروآباد" "Mezquita De Pedro Abad" کہتے ہیں۔

(سید عبداللہ ندیم۔ پرتگال)

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

(بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول)

جماعتیں مجھے لکھتی ہیں کہ دعا کریں کہ چندوں کی وصولی میں ساری کمیاں دور ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا امریکہ میں ایسے لوگوں کی تعداد کافی بڑی ہے جو ان آیات کے تحت آتے ہیں اور مجھے قطعی طور پر علم ہے اور ان کے بارہ میں حلفیہ طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کی آمدنیاں بہت زیادہ ہیں اس شرح سے جو وہ جماعت کو پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے برعکس ان لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو اپنی آمدنی کے مطابق ہی نہیں بلکہ اس سے بہت بڑھ کر دیتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اپنی آمدنی کے لحاظ سے کم دیتے ہیں اگر وہ اپنے چندوں کی ادائیگی پوری طرح کریں تو امریکہ جماعت کے سارے کے سارے اخراجات صرف چندہ عام میں مقررہ حصہ سے ہی پورے ہو سکتے ہیں۔

احادیث کے حوالوں سے اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر روز رات کو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ! سخی کو اور دے اور اس طرح کے ایسے اور دینے والے پیدا کر۔ دوسرا فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو ہلاک کر دے۔ فرمایا یہ دعا عام دنیادار پر لاگو نہیں ہوتی بلکہ وہ جو خدا کے بندے بنے ہوئے ہیں وہ اگر خسیس اور بخیل ہوں تو ان پر لاگو ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا فرض تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احادیث کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ اور مالی قربانی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا مسلک ہی بالکل اور تھا۔ وہ اپنے سارے مال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ مگر اب حالات کچھ بدل چکے ہیں کہ مال تو لوگوں کے پاس بہت ہے مگر وہ دل کے غریب ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے زیادہ پیارے اور عزیز حضرت مولوی حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ان کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ اگر میں اجازت دوں تو وہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں دینے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سیرت کا یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ خدا کی راہ میں سب کچھ خرچ کر دینا ان کے دل کی تمنا ہے مگر امام وقت کی اجازت اس میں روک ہے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وجہ سے وہ اپنی تمنا کو دبائے ہوئے تھے۔ بعد ازاں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھے ہوئے حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے اپنے آقا کی خدمت میں لکھا کہ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ بھی ہے وہ آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ اگر میرا سارا مال بھی دین کی اشاعت کے کام آئے تو میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے بھی بعض لوگ اپنا سارا مال دین کی خاطر دینے کے لئے لکھتے ہیں لیکن میں بھی ان کو اجازت نہیں دیتا اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اجازت نہ دینے کا حق دیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت منشی اروڑے خان رضی اللہ عنہ کی بے مثال قربانی اور قربانی کی تڑپ کا واقعہ سنایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات بیان فرمائیں جن میں مالی قربانی میں بخل کرنے والوں اور قربانی نہ کرنے والوں کو جماعت سے الگ کر دینے کا ارشاد ہے۔

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اس میں یہ فرمایا ہے کہ تم کبھی بھی نیکی نہیں پا سکتے جب تک وہ خرچ نہ کرو جو محبت کے ساتھ ہو۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرنا چاہئے کیونکہ محبت کرنے کے نتیجہ میں خرچ کا سلیقہ آتا ہے اور بخل اور کنجوسی کا ایک ہی علاج ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہوں۔ فرمایا خرچ کرنے کے لئے محبت کا ہونا ضروری ہے۔ آپ جو اپنی اولاد پر خرچ کرتے ہیں وہ آپ کی اس سے محبت کے نتیجہ میں ہے۔ اس میں آپ بخل نہیں کرتے۔ فرمایا یہ محبت بھی دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی یہ دعا بہت ہی پیاری ہے کہ :

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ .... الخ

حضور نے فرمایا میں آپ کو کس طرح سمجھاؤں کہ ان باتوں پر عمل کریں اور دین کی خاطر اپنے اموال کو کما حقہ خدا کی راہ میں خرچ کریں اور کسی قسم کی بددیانتی اور کمی اس میں نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو پھر کوئی احکم الحاکمین کی خیانت کر کے اس کو کس طرح منہ دکھا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ دل کو ہلا دینے والا ہے۔ فرمایا کہ میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ اس وجہ سے کرتا ہوں کہ امریکہ کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جن کے بارہ میں قطعی طور پر علم ہے کہ وہ چندہ جات کی ادائیگی میں دیانت داری سے کام نہیں لیتے ان کے ساتھ وہی سلوک کروں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں ان کے ایک پیسہ کی بھی ضرورت نہیں۔ فرمایا ایسے لوگوں سے جن کا مجھے علم ہے کہ ان کی یہ حالت ہے ان سے میں کوئی ہدیہ بھی منظور نہیں کرتا، ان سے کسی قسم کا ہدیہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا کہ امریکہ کی جماعت اس کام کے لئے پروفیشنل رضاکار مقرر کرے جو ایسے لوگوں کی آمدنیوں کا جائزہ لے کر رپورٹ بنائے کہ کون کتنا دیتا ہے اور پھر ان لوگوں کے ماضی کے دس سال کے چندے واپس کر دئے جائیں۔ اور اگر اس وجہ سے جماعت امریکہ کو یہ خدشہ ہو کہ ان کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے رقم کم ہو جائے گی تو اس کو پورا کرنے کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک یہ عمل پورا نہیں ہوتا اس وقت تک میں امید کرتا ہوں کہ جو لوگ صاحب ضمیر ہیں وہ ابھی اس سلسلہ میں اپنی کمزوریاں دور کر لیں گے۔

(خلاصہ مرتبہ: ہادی علی چوہدری)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۳واں جلسہ سالانہ

۳۱ جولائی، یکم اور دو اگست ۱۹۹۸ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ارشادات :

☆ دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔

☆ اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کو سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

☆ حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

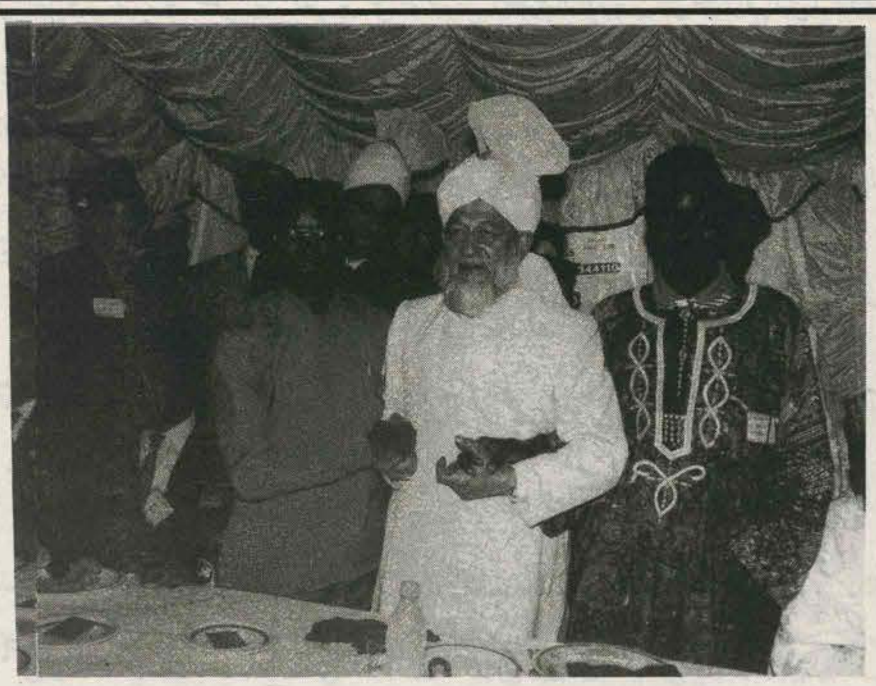

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۷ء کے موقعہ پر دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے بعض نمائندگان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں

TEXINS International Ltd

Best quality Poly/Cotton, Printed Bed-sets in various designs

Available at lowest prices

Double Bed-set £ 6-00 (each) Single Bed-set £5-00 (Each)

To view & Perchase Contact

0181-870-2786 - 0958-513810

Stockists & Wholesalers Welcome at Wholesale Prices

حذر اے چیرہ دستاں

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان۔ ربوہ)

(تیسری قسط)

مکافاتِ عمل کی چکّی حرکت میں

(۱)......"فیصل آباد: دہشت گردوں نے سپاہ صحابہ کے لیڈر کو قتل کر دیا۔ مرکزی سیکرٹری اطلاعات اقبال صدیقی دکان سے گھر جا رہے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کر دی"۔

(نوائے وقت ۶.۷.۹۷ صفحہ ۱)

(۲)......"لاہور اور فیصل آباد میں دہشت گردی، ۵ افراد ہلاک۔ صوبائی دارالحکومت میں دربار غوثیہ کے گدی نشین کو قتل کر دیا گیا۔ فیصل آباد میں دو تاجروں اور ایک ڈاکٹر سمیت ۴۔افراد مارے گئے، ۴ زخمی ہوئے۔ بڑی گیارھویں شریف کے جلوس کے بانی ملک عطاء اللہ نماز فجر کے بعد برآمدے میں چارپائی پر بیٹھے تھے دہشت گرد دربار میں داخل ہوئے اور فائرنگ کر دی۔ گولیاں چہرے اور جسم کے دوسرے حصوں پر لگیں، حملہ آور فرار ہو گئے۔

(۳)......"فیصل آباد کے چنیوٹ بازار میں سپاہ صحابہ کے رہنما ملک سجاد اپنی کتابوں کی دوکان پر بیٹھے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر دی۔ چنیوٹ بازار میں خوف وہراس پھیل گیا اور تاجروں نے بطور احتجاج ہڑتال کر دی"۔

(نوائے وقت ۲۱.۷.۹۷ صفحہ۱)

چنیوٹ کا حالِ زار

"چنیوٹ ضلع جھنگ اس وقت انتہائی مذہبی حساس شہر بن چکے ہیں۔ اگرچہ چنیوٹ ختم نبوت کے پروانوں کا شہر گنا جاتا ہے کیونکہ اس شہر میں کتنے سال ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہا جس میں ملک اور بیرون ممالک سے ہر مکتبۂ فکر سے جید علمائے کرام اور بڑے بڑے سیاست دان کانفرنس میں شرکت کرنا سعادت سمجھتے تھے۔ مگر اس فرقہ واریت کی آگ نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے.......... بے گناہ انسانوں کے قتل سے اس وقت پاکستان کی سرزمین سرخ ہوتی جا رہی ہے۔ دہشت گردی کے خوف نے اللہ کے گھر مساجد میں تالے لگا کر نمازیں پڑھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کافر بھی مسلمانوں کی مساجد کا احترام کرتے تھے مگر آج اپنے ہی ہاتھوں سے اللہ کے گھروں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ خدا کرے کہ ایک بار پھر وہ وقت آئے کہ ایک سٹیج پر تمام مکاتب فکر گلدستہ کی مانند اکٹھے ہو کر قوم کو متحد کر کے یہ ثابت کریں کہ ہم واقعی ایک اللہ، ایک رسول، ایک قرآن کو ماننے والے ہیں کیونکہ اسلام کی رو سے فرقہ بندی ممنوع ہے"۔

(نوائے وقت ۲۷.۷.۹۷ صفحہ ۸)

نوائے وقت سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر کا اقتباس

"جماعت احمدیہ کا برطانیہ کا تین روزہ جلسہ سالانہ ٹلفورڈ لندن میں ختم ہو گیا۔ جس کے افتتاحی و اختتامی اجلاس سے سربراہ جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے خطاب کیا۔ جلسہ کی کارروائی احمدیہ ٹی وی نے براہ راست مواصلاتی سیارہ کے ذریعہ پاکستان سمیت دنیا بھر کے ممالک میں ٹیلی کاسٹ کی............ مرزا طاہر احمد نے کہا اس سال پاکستان میں ۵۵ مولوی قتل ہوئے جبکہ ۴۱ طبعی موت مرے............ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ چار سال میں مذہبی دہشت گردی میں اتنے افراد ہلاک نہیں ہوئے جتنے سال ۱۹۹۷ء کے پہلے چار ماہ میں ہوئے .... مرزا طاہر احمد نے بتایا کہ میں نے ۱۹۹۷ء کو مباہلہ کا سال قرار دیا تھا۔ چنانچہ جنہوں نے مباہلہ کا چیلنج قبول کیا تھا اس کے نتیجے میں ہلاک ہو کر عبرت کا نشان بننے والے متعدد مولویوں کے اسماء بتائے۔ جن میں ضیاء الدین فاروقی، صادق انہڑ، ملک منظور الٰہی اعوان وغیرہ شامل ہیں"۔

(نوائے وقت ۲۹.۷.۹۷ صفحہ ۱۱)

ساہیوال میں دہشت گردی

مذہبی جماعت کا سابق صدر بیٹے سمیت قتل،
احتجاج اور فائرنگ، ایک زخمی۔

مرکزی امام بارگاہ کے صدر عابد حسین ایڈووکیٹ کے ساتھ کار پر کچہری جا رہے تھے راستے میں دو مشکوک موٹر سائیکل سواروں کو دیکھ کر روٹ بدل لیا۔ لیکن انہوں نے تعاقب کر کے کلاشنکوف کا برسٹ مار کر پہلے کار روکی پھر باپ بیٹے پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے"۔ (نوائے وقت ۳۱.۷.۹۷ صفحہ ۱)

گرفتاری کے لئے چھاپے

"ساہیوال سید عابد حسین بخاری ایڈووکیٹ اور ان کے بیٹے سید حیدر عباس کے بہیمانہ قتل کی واردات کے خلاف جمعرات کو دوسرے دن بھی ساہیوال میں مکمل ہڑتال رہی اس موقع پر جلوس نکالا گیا اور ٹائر جلا کر ٹریفک جام کر دی گئی۔...... پولیس نے دو شیعہ لیڈر عابد حسین بخاری ایڈووکیٹ اور ان کے بیٹے حیدر عباس بخاری کے قتل کے الزام میں سپاہ صحابہ ساہیوال کے صدر انعام اللہ بخاری نائب صدر قاری محمد احمد رشیدی اور حرکت الانصار ساہیوال کے سابق صدر لطیف مجاہد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس گرفتاری کے لئے چھاپے مار رہی ہے"۔

(نوائے وقت ۱.۸.۹۷ صفحہ ۱۱)

طارق اسماعیل ساگر کا جائزہ

"ملک میں روز بروز بڑھتی ہوئی دہشت گردی نے اب صدر پاکستان کو بھی نوٹس لینے پر مجبور کر دیا ہے اور حالات کی سنگینی کا یہ عالم ہے کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف کو کراچی کے حالات پر خود رپورٹ رکھنے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ جبکہ پنجاب میں آئے دن دینی مدارس پر چھاپے پولیس کا معمول بنتے جا رہے ہیں کیونکہ پولیس اس معاملے میں بے بس ہے۔ بدقسمتی سے اس دہشت گردی کا پس منظر مذہبی منافرت ہے اور یہ اطلاع بھی پولیس کو ملتی رہتی ہے کہ فلاں دہشت گرد فلاں مسجد میں موجود ہے یا فلاں امام بارگاہ میں موجود ہے اور پولیس شیعہ سنی دونوں کی مساجد پر چھاپے مار رہی ہے...... فرقہ وارانہ دہشت گردی سے صرف ان دونوں تنظیموں کے کارکن، عہدیدار اور ہمدرد ہی متاثر نہیں ہو رہے بلکہ یہ دونوں مسالک اور بدرجہ اولیٰ اسلام کے لئے بدنامی اور پاکستان کے لئے عدم استحکام کا سبب بن رہی ہے...... کفر کی تمام طاقتیں عالم اسلام بالخصوص اس کے بازوئے شمشیر زن پاکستان کے خلاف متحد ہو چکی ہیں مگر ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک خدا، ایک رسول، ایک کعبہ اور ایک قرآن کو ماننے والی جن قوتوں کو سب سے آگے ہونا چاہئے وہ باہم دست و گریباں ہیں اور نوبت زبانی کلامی بحث مجادلے کے بجائے کلاشنکوف اور گنوں کے استعمال تک پہنچ چکی ہے۔ مساجد، امام بارگاہیں، کاروباری مراکز اور سڑکیں بازار غیر محفوظ ہو چکے ہیں۔ اور لوگ مذہبی لوگوں بالخصوص باریش نوجوانوں سے خوف کھانے لگے ہیں۔ یہ مذہبی طبقے کے لئے کوئی اچھا سرٹیفکیٹ نہیں کہ پولیس و انتظامیہ کو دہشت گردی کے خاتمے کے لئے دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کے دفاتر پر مسلح چھاپے مارنے پڑیں۔ اور عوام کی ہمدردیاں اس معاملے میں پولیس انتظامیہ کے ساتھ ہوں...... حکومت کو اب ان تمام دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کے ذرائع آمدنی، بیرونی رابطوں اور سرگرمیوں کا نوٹس لینا چاہئے جن سے تعلق رکھنے والے افراد سماج دشمن مسلح کارروائیوں میں ملوث ہیں اور جن کی وجہ سے باقی دینی ادارے اور جماعتیں بدنام ہو رہی ہیں"۔

(ندائے ملت ۲.۸.۹۷ صفحہ۲)

چیچہ وطنی میں دہشت گردی مذہبی جماعت کا کارکن قتل

چیچہ وطنی (نامہ نگار): تین نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے ساڑھے چھ بجے صبح تحریک جعفریہ کے سرگرم رکن ملک غلام سرور عرف بدو کو برسٹ مار کر ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔

(نوائے وقت ۴.۸.۹۷ صفحہ ۱)

لاہور اور شورکوٹ میں دہشت گردی - دس افراد ہلاک

موٹر سائیکلوں پر سوار تین دہشت گردوں نے شورکوٹ میں دو دوکانداروں کو ہلاک کر دیا۔ قریبی گلی میں ایک شخص کو نشانہ بنایا گیا۔ قبرستان میں ۴ افراد اور قل خوانی کے اجتماع میں ایک شخص کو قتل کر دیا۔ لاہور میں صبح کے وقت امام بارگاہ کے سامنے وکیل اور شام کو بھرا ایجرٹن روڈ پر بینکر کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

صوبائی دارالحکومت میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کے واقعات میں دو افراد قتل کر دئے گئے۔ ایجرٹن روڈ پر سرشام بھری سڑک پر چار افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے بینک آف پنجاب کے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ شیخ وقار احمد کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ پولیس نے نعش پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوا کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مقتول شیخ وقار احمد ۱۶۲ ای بلاک سبزہ زار کے رہائشی تھے ان کا تبلیغی جماعت سے تعلق تھا اور وہ اپنی رہائش گاہ کے قریب واقع سپاہ صحابہ کی گڑھ مسجد بلال میں نماز ادا کرنے جاتے تھے۔ (نوائے وقت ۵.۸.۹۷ صفحہ ۱)

شورکوٹ سٹی میں دہشت گردی کے نتیجہ میں آٹھ افراد کی ہلاکت کے خلاف بطور احتجاج گزشتہ روز یہاں مکمل ہڑتال رہی۔ انجمن تاجران نے چار روز مکمل ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ دہشت گردی کے شکار ہونے والے سات افراد کی نماز جنازہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی نے پڑھائی۔ مقامی پولیس نے چوہدری خالد غنی، پروفیسر امجد علی، محمد طارق حصاری سمیت متعدد افراد کو جن کا تعلق اہلسنت سے ہے کو حراست میں لے لیا ہے"۔

(نوائے وقت ۶.۸.۹۷ صفحہ ۱)

مسجد اور بھرے انارکلی بازار میں فائرنگ۔ نو افراد ہلاک

دہشت گردوں نے تحریک جعفریہ کے لیگل ایڈوائزر شاکر علی رضوی ایڈووکیٹ کے بھائی سحر شاہ کو قتل کر دیا۔ اور اطمینان کے ساتھ فرار ہو گئے۔ سحر شاہ کی گھڑیوں کی دوکان ہے۔ دوپہر کو انارکلی چوک سے آ رہے تھے کہ دہشت گردی کا شکار ہو گئے۔

لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی کے عقب میں واقع بیگم پورہ میں دہشت گردی کے واقعہ میں ملوث ۵ مسلح موٹر سائیکل سواروں نے مسجد ضیاء الاسلام میں نمازیوں پر فائرنگ کر کے ۸، افراد کو ہلاک اور ۸ کو زخمی کر دیا اور فرار ہو گئے۔ واردات کے بعد علاقہ میں شدید خوف وہراس پھیل گیا۔

لاہور انارکلی کے بھرے بازار میں دن دیہاڑے فرقہ وارانہ دہشت گردی کی ایک واردات میں دو نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے تحریک جعفریہ پاکستان کے لیگل ایڈوائزر شاکر علی رضوی ایڈووکیٹ کے بھائی سحر شاہ کو ہلاک کر دیا۔ اور اطمینان سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ سے انارکلی بازار میں بھگدڑ مچ گئی۔

(نوائے وقت ۷.۸.۹۷ صفحہ ۱)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

لوگ آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟

اس سوال کا جواب ماہرین نفسیات نے بہت تجربات کے بعد یہ دیاہے کہ :

"ایساہی جیسا آپ اُن کو سمجھتے ہیں"۔

نفسیات کی ایک شاخ کو STT یعنی (Spontaneous Trait Transference) کہا جاتاہے۔ یعنی ہر انسان میں بعض نمایاں امتیازی صفات ہوتی ہیں جو اس کی شخصیت کا طرہ امتیاز کہی جاسکتی ہیں۔ یہ صفات اچھی بھی ہو سکتی ہیں اور بری بھی اور پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کو منتقل ہو جاتی ہیں۔ امریکہ کی اوہائیو سٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر جان سکورانسکی جو اس شعبہ سے متعلق ہیں انہوں نے اپنی لیبارٹری میں بہت سے افراد پر ایسے تجربات کئے ہیں جن کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ لوگ دوسروں کے بارہ میں آپ کی اچھی یا بری باتیں سن کر خود آپ کے بارہ میں لاشعوری طور پر کیا رائے قائم کرتے ہیں۔ ان کے تجربات کی رپورٹ رسالہ (Journal of Personality & Social Psychology) میں شائع ہوئی ہے جو دلچسپی کی حامل ہے۔

پروفیسر صاحب نے بہت سے لوگوں کو ویڈیو پر کسی شخص کی تصویر دکھائی جس کے ساتھ ایک بیان بھی تھا جس میں کسی کے بارہ میں بعض باتیں بتائی گئی تھیں۔ وہ باتیں یا تو صاحب تصویر نے کسی کے بارہ میں کہی تھیں جس کو وہ جانتا تھا یا کسی اور نے صاحب تصویر کے بارہ میں کہی تھیں۔ جب لوگوں سے رائے لی گئی کہ صاحب تصویر یا دوسرے شخص کو آپ کیا سمجھتے ہیں تو تقریباً سبھی نے یہ کہا کہ جس نے یہ باتیں بیان کی ہیں وہ خود ہی ایسا ہے یعنی جنہوں نے دوسروں کے بارہ میں اچھی رائے ظاہر کی وہ خود اچھے تھے اور جس نے نکتہ چینی کی اور دوسروں کے نقص بیان کئے وہ خود اچھے نہ تھے۔

ان تجربات سے پروفیسر مذکور نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر آپ مجلس میں دوسروں کے نقائص اور کمزوریاں بیان کرتے ہیں تو سننے والوں کے ذہن میں خود آپ کے بارہ میں برا تاثر پیدا ہوتا ہے اور خود آپ کا مقام ان کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔ اور جو شخص دوسروں کے بارہ میں بالعموم اچھی اور مثبت رائے ظاہر کرتا ہے لوگ خود اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رپورٹر باب بیل تجربات کے مذکورہ بالا نتائج تحریر کر کے لکھتے ہیں کہ ہماری ماں ٹھیک ہی کہا کرتی تھی کہ اگر تم کسی کے بارہ میں اچھی بات نہیں کر سکتے تو پھر بہتر ہے کہ منہ بند رکھو اور خاموش رہو۔

(ماخوذ از سڈنی ہیرلڈ ۲۸.۳.۹۸)

باب بیل کی ماں واقعی ٹھیک کہا کرتی تھی۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے کہ ہر غیبت اور نکتہ چینی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے اور یہ کہ سچوں اور نیکوں کی صحبت اختیار کیا کرو۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنی جیسا تم دوسرے کو دیکھتے ہو دراصل تم اپنا عکس ہی اس میں دیکھتے ہو۔ اگر تم اس کو دل سے اچھا سمجھتے ہو تو تم خود اچھے ہو اور اگر برا سمجھتے ہو تو تمہاری اپنی برائی ہی اس میں جھلکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جیسا رویہ کسی کا دوسرے کے بارہ میں ہوتا ہے ویسا ہی لاشعوری طور پر دوسرے کا رویہ اس کے بارہ میں ہو جاتا ہے۔ منافقت سے اختیار کیا ہوا رویہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ جھوٹ کاٹھ کی ہنڈیا کی طرح ہوتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ قوم ہلاک ہو گئی اسی نے قوم کو ہلاک کیا بلکہ وہ خود سب سے زیادہ ہلاک شدہ ہے۔

بلا شبہ انسان کے خیالات دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے بھی تجربات سے یہی ثابت کیا ہے اور سائنس دان بھی خیال کی قوت (Thought Energy) کے قائل ہیں۔ امریکہ کی بحریہ نے محض خیال کی طاقت سے بطور ریموٹ کنٹرول کشتی کی موٹر کو کنٹرول کر لیا ہے اور اب محض خیال اور ارادہ کی قوت سے ہوائی جہازوں کے نظام کو کنٹرول کرنے کے بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو قرآن و حدیث کی باتوں کو سچا ثابت کرنے والی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام سچے علوم قرآن کے خادم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اثر صحبت : لیکن صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُونُوا مَعَ الصّادِقِین (توبہ :۱۱۹) فرمایا ہے اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱۰)

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ بہت بڑا انعام ہے کہ خلیفہ وقت کی ذات میں وہ صادق ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کہیں جسمانی صورت میں بھی اور کہیں ایم ٹی اے کے توسط سے اور آپ کے خطبات اور فرمودات اور نیکی کی باتیں ہر وقت ہمارے کانوں میں پہنچتی رہتی ہیں۔ دوسروں کو یہ نعمت کہاں میسر ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے :

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

یعنی اگر مجھ میں کوئی خوبی ہے تو یہ میرے ہم نشیں کی صحبت کا ہی اثر ہے ورنہ میں تو محض خاک ہی ہوں۔

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی

نہیں ہے اسلئے یہاں کا معاملہ دوسرا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ افغانستان میں ظلم کی وجہ اسلام کی قربت یا اس سے دوری نہیں ہے بلکہ یہ امریکہ ہے جسے وہاں کا اسلام زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ اس طرح وہاں کی صورتحال میں سارا الزام تو اسلام کو جائے گا اور سارا فائدہ امریکہ کو پہنچے گا۔

☆ مہاتما گاندھی کی عدم تشدد کی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اگرچہ فلاسفی اور اصول کے لحاظ سے تو مہاتما گاندھی ٹھیک تھے لیکن عملی طور پر میں انہیں ولی کا درجہ نہیں دے سکتا کیونکہ اُن کے اصولوں کے برخلاف ہندوستان میں مسلمانوں کی خونریزی ہوئی۔

☆ ایک سوال تھا کہ چونکہ ہم جنس پرستی کا تعلق ایک جین (Gene) کے ساتھ ہے اس لئے اس عمل پر کسی کا اختیار نہیں ہو سکتا اور جس عمل پر اختیار نہ ہو اس کی سزا نہیں دی جاسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جنس پرستی جیسے جرم کو جینیٹک (Genetic) خرابیوں کی بنیاد قرار دے کر خود بری ہو جانا میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر کئی جرائم کا تعلق بھی Gene سے ہی ہے لیکن اُن کے لئے یہ رویہ نہیں رکھا جاتا۔ ذرا تصور کریں کہ کسی ہم جنس پرست شخص کے گھر کوئی ڈاکو آئے اور جب سب کچھ سمیٹ کر جانے لگے تو یہ کہے کہ اس ڈاکو کا یہ عمل اس کی جینیٹک کی وجہ سے ہے!! حضور نے فرمایا کہ جینیٹک کے اصول قوانین قدرت کے مطابق چلتے ہیں، اُن کے خلاف نہیں۔

☆ شادی سے پہلے کی آزادروی کے بارے میں ایک سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے جنسیاتی لذات کے حصول کے نقصانات آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایڈز، شادی میں ناکامی، مرد و عورت میں وفا کی کمی وغیرہ یہ سب کچھ شادی سے پہلے کی آزادی کی وجہ سے ہیں۔

☆ پاکستان میں توہین مذہب کے قانون کی آڑ میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں عیسائیوں پر ہونے والے ایسے مظالم اُسی طرح غلط ہیں جس طرح احمدیوں پر ہونے والے مظالم غلط ہیں۔ لیکن ایک فرق کے ساتھ کہ عیسائیوں کے خلاف صرف دو تین واقعات ہی ہوئے ہیں اور عیسائی ممالک نے شور مچا دیا ہے جبکہ احمدیوں کے خلاف سینکڑوں واقعات ہیں لیکن عیسائی ممالک اُن کے بارے میں کوئی اظہار نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں توہین مذہب اور توہین رسالت کی تعریف اُس وقت بدل دی جاتی ہے جب کسی احمدی کے خلاف مقدمہ قائم ہو۔ یعنی عیسائی کو تو اس وقت عدالت میں لایا جاتا ہے جب وہ آنحضور ﷺ کے کردار پر اعلانیہ حملہ کرے۔ لیکن اگر کوئی احمدی صرف کلمہ پڑھے یعنی خدا کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرے تو اسے بھی مجرم گردانا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں مجھ پر بھی ایک ایسی ہی فرد جرم عائد کی گئی ہے جس کی سزا موت ہے اور اب مجھے انٹرپول کے ذریعے پاکستان کی عدالت میں پیش کرنے کے مطالبے ہو رہے ہیں۔ یہ کیس ایک سابق چیف سیکرٹری صوبہ سندھ کنور ادریس صاحب کے نام میری ایک تحریر کی بنیاد پر دائر کیا گیا۔...... لیکن احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا مشاہدہ کرنے کے لئے آپ کو پاکستان جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارندے جرمنی میں بھی موجود ہیں اور یہاں بھی جرمن حکومت کی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پاگل مُلّا احمدیوں کے قتل کا مطالبہ کر رہا ہے۔ میں نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت جرمنی کو اس بارے میں توجہ دلائیں کہ حکومت اس بارے میں اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

☆ ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں لندن سے نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں سے رابطہ کر سکتا ہوں اور خدا کے فضل سے دنیا بھر میں جہاں بھی میں ہوں گا، وہاں سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا کے احمدیوں سے مخاطب ہو سکتا ہوں۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب اختتام پذیر ہوئی اور حضور انور واپس مسجد نور فرینکفرٹ تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

"اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں، اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

مہتر (سردار/بادشاہ) عیسیٰ[1]

افغانوں میں آکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عزّت پانے کا ایک ثبوت

(مظفر چوہدری)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں " وَجِیھًا فی الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ وَ مِنَ المُقَرَّبِین "(ال عمران :۴۶) فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ دنیا اور آخرت میں وجاہت پانے والے اور مقربین میں سے ہونگے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "...... غرض اس ملک میں حضرت مسیح کو بڑی وجاہت پیدا ہوئی۔ اور حال میں ایک سکہ ملا ہے جو اسی ملک پنجاب میں سے بر آمد ہوا ہے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام پالی تحریر میں درج ہے اور اسی زمانہ کا سکہ ہے جو حضرت مسیح کا زمانہ تھا۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس ملک میں آکر شاہانہ عزت پائی......۔ (مسیح ہندوستان میں ، روحانی خزائن جلد۱۵ صفحہ ۵۲)

ذیل کے مضمون میں افغانوں میں "عیسیٰ بادشاہ" نام کی موجودگی پر بحث کی گئی ہے۔ (ادارہ)

افغان اپنے قبائلی سرداروں کو مَلِك کہتے ہیں جو عربی، عبرانی، سریانی، پشتو، کشمیری اور ایلائی وغیرہ سامی زبانوں میں بادشاہ اور سردار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن ایسے بادشاہ، نواب یا سردار کو جس کا مقام قبائلی سردار سے بالا ہو افغان مہتر کہتے ہیں جو سنسکرت کے مہتہ اور مہاشہ کی ایک شکل ہے۔ افغانوں میں چار مہتر معروف ہیں۔

(۱) مہترِ چترال

یہ چترال کے حکمرانوں کا لقب تھا۔ جنہوں نے جنرل ایوب خان کے دور میں چترال پر حکومت کی۔ یہ مہتران چترال کہلاتے تھے۔

(۲) مہتر لامک

افغانستان میں لغمان کے صوبے میں ایک شہر مہتر لام ہے جو آج کل اس صوبے کا دارالحکومت ہے۔ یہاں تین زیارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک مہتر لام یا لامک کی۔ ایک نور لام کی اور ایک ان کی ہمراہی عورت کی۔

(۳) مہتر سلیمان

موجودہ ڈیرہ اسماعیل خان میں درابن کے مقام پر ایک بلند پہاڑی چوٹی ہے جو کئی سو کلومیٹر کے دائرے میں سب سے بلند مقام ہے۔ افغان اسے "تخت مہتر سلیمان" کہتے ہیں۔ یعنی "سلیمان بادشاہ کا تخت"۔

(۴) مہتر عیسیٰ

موجودہ ژوب شہر (فورٹ سنڈیمان) سے چند کلومیٹر پر ایک مقام "مہتر عیسیٰ" تھا جس کی نشاندہی "Topographical Index of Pakistan" میں کی گئی ہے لیکن اب یہ مقام موجود نہیں البتہ اس جگہ پر ایک شر قاً غرباً قبرستان کے آثار موجود ہیں۔ اس کے علاوہ یہ وہ واحد نام ہے جو افغان مہتر کے ساتھ رکھتے آئے ہیں۔ یعنی "مہتر عیسیٰ"۔

جہاں تک "تخت مہتر سلیمان" کا تعلق ہے تو یہ افغانوں کے "قدیم یہودی عقائد" کی طرف بڑا کھلا کھلا اشارہ کرتا ہے۔ یہودی حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے بلکہ "سلیمان بادشاہ" کہتے ہیں۔ افغانوں کے مرکزی مقام بلکہ افغان علاقے کی "ناف" کا نام "سلیمان بادشاہ کا تخت" ہونا اس بات کی قطعی نفی کر رہا ہے کہ یہ نام مسلمانوں نے دیا ہے۔

مہتر لامک کے بارے میں ابتدائی تحقیق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمائی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"جن دنوں حضرت صاحب کتاب "مسیح ہندوستان میں" (غالباً ۱۸۹۹ء) لکھ رہے تھے ان ایام میں ایک دوست نے جن کا نام میاں محمد سلطان تھا اور لاہور میں درزی کا کام کرتے تھے یہ ذکر کیا کہ ایک دفعہ میں افغانستان گیا تھا اور وہاں مجھے ایک قبر دکھائی گئی تھی جو لامک نبی کی قبر کہلاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بعض دفعہ کسی بزرگ یا نبی کے بیٹھنے کی جگہ کو بھی قبر کے طور پر لوگ بنا کر اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصری فلسطین سے کشمیر آتے ہوئے افغانستان میں سے گزرے ہوں اور وہاں کسی جگہ چند روز قیام کیا ہو اور کسی تغیر کے ساتھ اس جگہ ان کا نام لامک مشہور ہو گیا ہو۔ تب حضورؑ نے مجھے فرمایا کہ لغت عبرانی سے دیکھنا چاہئے کہ لفظ لامک کے کیا معنے ہیں۔ تب میں اپنی لغت کی کتاب لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں اندرون خانہ حاضر ہوا اور لفظ لامک کے معنے اوس میں سے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کئے۔ کہ لامک کے معنے ہیں جمع کرنے والا۔ چونکہ جمع کرنے والا مسیح ناصری کا نام ہے اور اس کا یہ نام موجودہ اناجیل میں درج ہے جہاں اس نے کہا ہے کہ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے واسطے آیا ہوں۔ اس بات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے سجدہ کیا۔ اور میں نے بھی حضرت صاحب کو دیکھ کر سجدہ کیا۔ حضور ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور تخت پر ہی حضور نے سجدہ کیا۔ میں نے فرش پر سجدہ کیا"۔ (ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۸۳،۸۴)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ نے اس امر کی مزید تحقیق یوں کی :

"نعمان علاقہ افغانستان (لغمان۔ ناقل) میں تین قبریں بنی ہوئی ہیں۔ ایک مہتر لام کی، ایک نور لام کی اور ایک ان کی ہمراہی عورت کی۔ ہو سکتا ہے کہ مہتر لام حضرت عیسیٰ ہو۔ نور لام تھوما رسول ہو اور وہ عورت مریم ہو۔ وہاں کے باشندے کہتے ہیں کہ دراصل یہ ان کی نشست گاہ ہیں۔ ان پر قبریں فرضی بنی ہوئی ہیں۔ یہاں پر یہ لوگ ٹھہرے تھے۔ وہ لوگ مہتر لام کو نبی کہتے ہیں جو بہرحال حضرت محمد ﷺ سے پہلے ہوا ہے کیونکہ عام مسلمان آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے آنے کے قائل نہیں"۔ (حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی، عیسیٰ در کشمیر صفحہ ۵۹،۶۰)

طبقات ناصری کا مصنف سراج المنہاج لکھتا ہے :

"...... عربی میں لمك کے معنے قلیل یعنی تھوڑے کے ہیں ۔ وہ شام ، حجاز ، عراق ، ماوراء النہر ، فارس، کرمان، قہستان اور خراسان سب ملکوں میں پھرا............"۔ (منہاج السراج ، طبقات ناصری ، اردو ترجمہ جلد اول صفحہ ۴۲ ، مرکزی اردو بورڈ لاہور)

یہ تمام وہ علاقے ہیں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کرنے اور بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش کا ذکر ملتا ہے۔

مہتر عیسیٰ

رہا مہتر عیسیٰ تو یہ افغانوں کا ایک مقبول نام رہا ہے۔ باقی اسرائیلی نام افغان بغیر کسی اضافے کے اختیار کرتے ہیں لیکن "مہتر عیسیٰ" نام وہ اسی شکل میں رکھتے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ "سردار عیسیٰ" یا "عیسیٰ بادشاہ" ان میں اس قدر شہرت پا گیا تھا کہ عیسیٰ نام رکھنے کی بجائے وہ "مہتر عیسیٰ" نام رکھتے تھے۔ اور جب وہ عیسیٰ نام رکھتے تھے تو اس سے مراد "مہتر عیسیٰ" نہیں ہوتا تھا۔

افغانوں میں "مہتر عیسیٰ" نام پر پادری تک چونک اٹھے ہیں۔ چنانچہ T.L.Pennel ایک پادری ڈاکٹر لکھتا ہے :

"New Testament names such as King Jesus (Mehtar Esa) and Simon are occasionally met with".

(*T-L-Pennel, Among the wild Tribes of the Afghan Frontier . P32.Second Edition 1975. Karachi Pakistan.(First Edition 1909 London).*

ترجمہ : "نئے عہدنامے کے نام مثلاً "بادشاہ یسوع" (مہتر عیسیٰ) اور شمعون بھی کبھی کبھار ملتے ہیں"۔

یہ مشابہت اس قدر کھلی کھلی ہے کہ ایک کٹر عیسائی پادری کو بھی ایک لمحے تک کے لئے یہ شک نہیں گزرا کہ افغان "مہتر عیسیٰ" نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کے نام پر رکھتے ہیں۔

"مہتر عیسیٰ" - ایک مقام

مضمون کی ابتداء میں ذکر ہو چکا ہے کہ ژوب شہر کے قریب ایک مقام "مہتر عیسیٰ" نام کا موجود تھا اور اب اس کا پتہ نہیں ملتا لیکن اس مقام پر ایک شر قاً غرباً قبرستان کا پتہ ملنا دلچسپی سے خالی نہیں۔ قبائلی علاقہ ہونے کی وجہ سے کافی کوشش کے باوجود ہمیں وہاں تک رسائی نہیں ہو سکی لیکن یہ مقام موجودہ "برنج کلی" کے قریب ہی واقع ہے۔

ایک مقامی محقق کے مطابق "مہتر عیسیٰ زئی" نامی کوئی قبیلہ اس جگہ آباد رہا ہوگا جو اب نقل مکانی کر چکا ہوگا۔

اس کے استنباط کی بنیاد اس بات پر ہے کہ مندوخیل قبیلہ جو ژوب میں آباد ہے اس کی ایک شاخ عیسیٰ زئی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ لوگ مہتر عیسیٰ زئی کہلاتے ہوں۔ یا یہ کہ مہتر عیسیٰ کسی قریب کے زمانے کا سردار ہوگا جس سے وقتی طور پر یہ مقام منسوب ہو گیا۔ (یہ جواب انہوں نے ہمارے سوال کے جواب میں دیا)

☆......☆......☆

بقیہ: جماعت احمدیہ کا انقلابی کردار از صفحہ ۴

یہ ہے تاریخ اسلام جو ہمیشہ کے لئے بن چکی ہے۔ یہ تو اب نہیں مٹے گی اور نہ مٹائی جائے گی۔ کوئی آمر وقت یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ان لکھی ہوئی تحریروں اور خدا کی تقدیروں کو بدل دے۔ یہ خدا کی قدرت کی ایسی تقدیریں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں۔ ایک فوج کیا ساری دنیا کی فوجی طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تب بھی ان لکھی ہوئی تحریروں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ یہ صفحۂ ہستی پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو چکی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا اعلیٰ کردار

یہ ہے کردار جماعت احمدیہ کا۔ کل بھی ایسا تھا، آج بھی ایسا ہی ہے اور آنے والے کل بھی ایسا ہی رہے گا۔

اے مخالفو! تم نے ہمارے ساتھ جتنی دشمنیاں کرنی ہیں کر لو، جتنے ناشکرے پن کے ثبوت دینے ہیں دیتے چلے جاؤ۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کل جو تم پر مصیبت ٹوٹے گی اس میں بھی جماعت احمدیہ صف اول میں کھڑی ہو گی اور تمہارے خلاف چلنے والے تیر اپنے سینوں میں لے گی۔ ہم سے بڑھ کر اسلام کا اور کوئی وفادار نہیں، ہم سے بڑھ کر مسلمان قومیت کا اور کوئی ہمدرد نہیں، ہم سے بڑھ کر دین محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور کوئی شیدائی اور فدائی نہیں ہے۔ ماضی بھی تمہیں یہی بتا رہا ہے مگر تم ہر دفعہ اس سبق کو بھول جاتے رہے اور کل آنے والا وقت بھی تمہیں یہی بتائے گا۔ اے کاش! تمہاری آنکھیں کھلیں اور تم دیکھو کہ کون تمہارا دوست ہے اور کون تمہارا دشمن ہے۔ لیکن یہ واقعات تو بڑے طویل ہیں۔ میرا خیال تھا کہ پاکستان کے قیام سے پہلے کے واقعات اختصار کے ساتھ بیان کرنے کے قابل ہو جاؤں گا لیکن ابھی تو یہ داستان آدھی بھی ختم نہیں ہو پائی۔ میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں کوشش کروں گا کہ اس مضمون کے بقیہ حصہ کو نمٹا دوں۔ اور پھر اس سے آئندہ خطبے میں انشاء اللہ پاکستان بننے کے بعد کے واقعات کو لوں گا اور بتاؤں گا کہ خدمت اسلام یا خدمت وطن کے جو مواقع پیش آتے رہے ہیں یا پاکستان میں یا پاکستان کے باہر، ان میں جماعت احمدیہ کا کردار کیا رہا ہے اور احمدیت پر الزام لگانے والوں کا کردار کیا تھا۔ واقعات کی روشنی میں یہ دلچسپ موازنہ انشاء اللہ آئندہ خطبات میں پیش کروں گا"۔ ☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حکیم انوار حسین خان صاحبؓ

حضرت حکیم انور حسین خانصاحبؓ شاہ آبادی کے آباؤاجداد افغانستان کے قبیلہ حسن زئی اور یوسف زئی سے تعلق رکھتے تھے جو نقل مکانی کر کے ہندوستان میں آباد ہوگئے تھے۔ مغل شہنشاہ شاہجہاں کے زمانے میں شمالی ہندوستان میں بغاوت فرو کرنے پر اعتراف خدمات میں شاہجہان نے اُنہیں جاگیریں عطا کیں۔ چنانچہ شاہجہان پور (یوپی) کا شہر دو سرداروں دلیر خاں اور بہادر خاں کو بطور جاگیر عطا ہوا۔ جنہوں نے علاقے سے جنگلات صاف کروائے اور جرائم کا خاتمہ کرکے خوبصورت شہر بسایا جو باغوں کا شہر کہلاتا ہے۔ دونوں کے مقبرے انہی کے نام پر رکھے گئے دو محلوں دلیر گنج اور بہادر گنج میں واقعہ ہیں۔ ضلع ہردوئی میں واقع شاہ آباد میں بھی حضرت حکیم صاحبؓ کے خاندان کے لوگوں نے ہی سپہ گری کے ساتھ ساتھ زراعت کو بھی ذریعہ معاش بنایا اور نت نئے تجربے کرکے اپنی زرعی اراضیات کو مفید تر بنایا اور باغات میں پیوندکاری کرکے آموں کی کئی اقسام پیدا کیں جو اب انہی کے ناموں کے ساتھ مشہور چلی آتی ہیں۔

حضرت حکیم انوار حسین صاحب اپنے علاقہ شاہ آباد کے مشہور اور بااثر زمیندار رئیس شمار کئے جاتے تھے، خاندانی اور ذاتی وجاہت کے مالک ایک شکیل وجیہہ انسان تھے۔ دوستوں کے اصرار پر محکمہ پولیس میں آگئے اور عمدہ کارکردگی کی بناء پر برطانوی حکومت میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

حضرت حکیم صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے خصوصی اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپؓ نے "براہین احمدیہ" پڑھ کر بیعت کے لئے درخواست کی مگر حضورؑ نے جواباً تحریر فرمایا کہ مجھے بیعت لینے کا کوئی حکم نہیں ہوا۔ پھر بھی حضرت حکیم صاحب نے حضرت اقدسؑ سے تعلق قائم رکھا اور تحفۃً آم بھی بھجوایا کرتے تھے۔ بعد ازاں ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ پہنچے اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضورؑ نے "آئینہ کمالات اسلام" میں صفحہ ۵۲ پر صحابہ کی فہرست میں نمبر ۵۲ پر آپؓ کا نام تحریر فرمایا ہے۔ آپؓ موصی تھے اور ۱۹۳۱ء میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ آپکا ذکر خیر محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ 'الفضل' ربوہ ۲۴ر فروری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

-......☆......☆......☆......-

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵ر فروری ۹۸ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم چودھری شبیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب کو خلافت کا اتنا احترام تھا کہ خلیفہ وقت کے سامنے بڑے مؤدّب اور خاموش رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجھے یاد فرمایا کہ ایک پروجیکٹر کو ٹھیک کر جائیں۔ جب میں قصر خلافت میں حاضر ہوا تو حضور کی خدمت میں محترم صاحبزادہ صاحب بھی موجود تھے اور حسب عادت باادب اور خاموش بیٹھے تھے۔ دوسرے دن میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے وہ نقص کیوں نہیں دور کردیا۔ فرمانے لگے کہ میں حضرت صاحب کے سامنے ازخود نہیں بولتا۔ اگر مجھے حکم ہوتا تو تعمیل ہوتی۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ عرصہ قاضی کے فرائض بھی ادا کرتا رہا ہوں۔ ایک مقدمہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب بطور گواہ تشریف لائے اور کسی امتیازی سلوک کے مطالبہ کے بغیر عام شہری کی حیثیت سے آپ نے گواہی دی البتہ ایک امر کی طرف خیر خواہی کے جذبہ سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس دفتر میں آپ نے گواہوں کو بلایا ہو اس کا گیٹ کھلا رکھوانا چاہئے، گواہ کو ہر ممکن سہولت پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔

دعوتوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب محض دوستوں کی دلجوئی کے لئے شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دعوت میں جب کھانا تقسیم ہونے میں خاصی تاخیر ہوگئی تو مجھ سے اظہار کئے بغیر نہ رہا گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اکثر گھر سے کھانا کھاکر آتا ہوں۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶ر فروری ۹۸ء میں مکرم نسیم سیفی صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے ایک سیشن کے دوران کسی نے محترم میاں صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور کا لفظ استعمال کیا۔ عام حالات میں تو یہ معمولی بات ہے لیکن جس کرسی پر آپ بیٹھے تھے اس کا احترام کرتے ہوئے آپ نے فوراً اس شخص کو ٹوکا اور کہا کہ "یہ لفظ صرف اور صرف حضرت صاحب کے لئے استعمال کیا جائے۔ میرے لئے یہ لفظ نہ استعمال کیا جائے"۔

-......☆......☆......☆......-

شہد

۱۵۰۰ قبل مسیح کی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ اُس زمانہ میں بھی شہد کھانے کی اشیاء میں استعمال کیا جاتا تھا۔ فرعون سوم (Rameses III) نے ایک ہمسایہ سلطنت کے بادشاہ کو شہد کے ۷۰۵۰ مرتبان بطور تحفہ بھجوائے تھے۔ قرآن کریم کے علاوہ بائبل میں بھی شہد کا ذکر موجود ہے۔ روزنامہ 'الفضل' ربوہ ۲۳ر فروری ۹۸ء میں مکرم لقمان احمد طاہر صاحب کا شہد کے بارے میں ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔

شہد کے چھتے میں پچاس سے اسی ہزار مکھیاں موجود ہوتی ہیں جو عموماً ایک ہی قسم کے اور اُن پھولوں کا انتخاب کرتی ہیں جو ایک جگہ کثرت سے موجود ہوں۔ شہد میں پھولوں کی قسم کے علاوہ زمین اور موسم بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ شہد بلحاظ اجزاء تمام غذائی عناصر کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس میں ۷۶٪ شوگر ہوتی ہے جس میں ۴۰٪ فریکٹوز اور ۳۴٪ گلوکوز کے علاوہ ۱۴ مزید اقسام کی شوگر شامل ہے۔ ۱۷٪ پانی اور معمولی مقدار میں لحمیات اور وہ سارے معدنیات شامل ہوتے ہیں جو پھولوں والے پودے زمین سے حاصل کرتے ہیں۔ تیزابوں میں Citric, Lactic اور فاسفورک ایسڈ شامل ہوتے ہیں۔ ان تمام اجزاء کو دو Enzyme قابل ہضم بناتے ہیں جنہیں مکھیاں شہد کی تیاری کے دوران شہد میں شامل کرتی ہیں۔

ایک بیکٹیریالوجسٹ Dr. W.G. Sackett نے نمونیا اور ٹائیفائیڈ کے جراثیم الگ الگ رکھے اور ان میں برابر مقدار میں شہد ڈالا۔ مشاہدہ کے مطابق دو دن بعد ٹائیفائیڈ اور چار دن بعد نمونیا کے جراثیم ہلاک ہوچکے تھے۔ شہد اپنے ماحول سے نمی جذب کرتا ہے جو جراثیم کی نشوونما کے لئے بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔

Prof. S. Smirnov کے مطابق زخمیوں کو زخموں پر شہد لگانے سے وہ جلدی ٹھیک ہوئے اور زخم خراب بھی نہیں ہوئے۔ Dr. R. Blomfield کا کہنا ہے کہ شہد زخموں پر لگانے سے درد فوراً کم ہو جاتا ہے، یہ بہتے ہوئے خون کو روکتا ہے اور زخم بھرنے کیلئے ایسی دوا پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ Falk Medicine کے مصنف D.C. Jarvis نے لکھا ہے کہ ایک ہفتہ مسلسل تین بار روزانہ شہد کھلانے سے کڑول (Cramps) کا مرض ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دست اور قبض کا بیک وقت علاج شہد میں موجود ہے۔ دل گھٹنے کی حالت میں بھی شہد کا استعمال مفید ہے۔

امریکہ کے ایک تحقیقی ادارے کے تجربات کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ کھلاڑیوں کو کھیل شروع ہونے سے پہلے اور کھیل کے درمیانی وقفوں میں شہد استعمال کروانے سے اُن کی کارکردگی نمایاں طور پر بہتر ہوتی ہے اور کھیل کے بعد وہ تھکاوٹ بھی کم محسوس کرتے ہیں۔

بے خوابی کی صورت میں نیند آور ادویات کی جگہ نیم گرم دودھ یا پانی میں شہد ملاکر پینے سے پُرسکون نیند آتی ہے۔ آج کل شہد کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ جلد کی حفاظت کرنے والی کریموں اور لپ اسٹک وغیرہ میں بھی کیا جارہا ہے۔

شہد کی معیاری اور عالمی پیداوار میں آسٹریلیا، امریکہ، روس، ارجنٹائن اور کینیڈا اہم ممالک ہیں۔ سپین، فرانس اور جرمنی کا شہد بھی خالص اور معیاری ہوتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ شہد جرمنی اور آسٹریلیا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں ۶۸۰ر اقسام کے پھول شہد کی مکھیوں کے لئے باعث کشش ہیں اور یہاں ۱۹۳۰ء سے شہد کو صنعت کا درجہ حاصل ہے۔

-......☆......☆......☆......-

محترم خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب

محترم خانصاحب شیخ نعمت اللہ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے اور مشن ہائی سکول وزیر آباد میں نویں تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ریلوے میں معمولی عہدہ پر ملازمت کرلی لیکن اللہ کے فضل سے جلد جلد ترقی کرکے اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ تک پہنچ گئے۔ اور احمدیت سے فیضیاب ہونے کے بعد تو اپنے سینئر ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر غیر معمولی ترقیات حاصل کیں۔ دریائے چناب پر ریلوے و سڑک ربوہ کا موجودہ پُل آپکی ہی زیر نگرانی تعمیر ہوا تھا۔ ۱۹۴۱ء میں ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچے تو ملازمت میں توسیع کردی گئی۔

آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ بھی تحریک شدھی سے تعلق رکھتا ہے۔ ۲۳ء میں جب تحریک زوروں پر تھی تو آپ نے سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کو ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ اور سفر خرچ دے کر آگرہ جانے کیلئے تیار کیا اور ایک ماہ بعد مزید رقم بھجوانے کا بھی وعدہ کیا لیکن ایک ماہ گزرنے پر مولوی صاحب کا خط ملا جس میں انہوں نے بیٹے کی بیماری کی وجہ سے رقم خرچ ہوجانے کا ذکر کرکے مزید رقم بھجوانے کیلئے لکھا تھا تاکہ وہ آگرہ جاسکیں۔ اسی دوران حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی احباب کو تحریک کی کہ وہ اپنے خرچ پر ایک معین عرصہ کیلئے آگرہ اور گردونواح میں تحریک شدھی کا رَدّ کرنے کے لئے خود کو پیش کریں۔ اس تحریک پر حضورؓ کے مطالبہ سے بڑھ کر احمدیوں نے لبیک کہا۔ اور اس بات نے محترم خانصاحب پر ایسا اثر کیا کہ آپ نے جماعت کی بعض کتب کا مطالعہ کرکے ۲۴ء میں بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ ۳۵ء سے ۴۰ء تک آپ کوٹری (سندھ) میں بسلسلہ ملازمت تعینات رہے اور کچھ عرصہ امیر جماعت صوبہ سندھ کے طور پر بھی خدمت بجالائے۔ اپنے محکمہ میں بھی جماعتی تنظیم قائم کررکھی تھی اور تاحیات اس کے امیر بھی رہے۔ دین کے ساتھ ایسا عشق تھا کہ واقفین زندگی کی طرح خدمت کرتے تھے۔ ۳و۴ر اگست ۴۳ء کی درمیانی شب وکٹوریہ ہسپتال میں وفات پائی۔ ۴ر اگست کو جنازہ قادیان پہنچا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بیماری کی وجہ سے حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ سے جنازہ پڑھانے کیلئے کہا۔ ابھی احمدیہ مدرسہ میں جنازہ کیلئے صفیں درست کی جارہی تھیں کہ حضورؓ نے پیغام بھجوایا کہ میت قصر خلافت لائی جائے، جنازہ میں پڑھاؤں گا۔ حضورؓ کا قیام قصر خلافت کی پہلی منزل پر تھا اور آپ حضرت صوفی غلام محمد صاحب (سابق ناظر بیت المال خرچ) کا سہارا لے کر نیچے تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا۔ جب حضورؓ واپس تشریف لے جارہے تو پھر واپس آکر فرمایا کہ خان صاحب کی جماعتی خدمات بہت ہیں اور دعوت الی اللہ کا بے حد شوق رکھتے تھے اسلئے انکو قطعہ خاص میں دفن کیا جائے۔ حضورؓ کے فرمودات محترم خانصاحب کے کتبہ پر بھی درج ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپکی اہلیہ کا جنازہ غائب پڑھانے سے پہلے فرمایا کہ ان کے خاوند بہت دیر سے آئے مگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔

محترم خانصاحب کا ذکر خیر آپکے بیٹے مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴ر فروری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

Muslim MTV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

10/07/98 - 16/07/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 10th July 1998
15 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Corner: Let's Learn Salat with Imam Sahib, No. 19
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.262
02.05 Quiz Programme: 'History of Ahmadiyyat' Part No. 48
03.00 Urdu Class - Lesson 244 (R)
04.00 Learning Dutch: No. 18, Part 1
04.30 MTA Variety: Tehrik-e-Jadid Waqfeen -e-Zindagee Host : B. A Mahmood Sahib
04.55 Homoeopathy Class - No.142 (R)
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 19
07.10 Pushto Item: Darsul Hadith
07.20 Pushto Prog: Darinda Safar Guest : Hassan Tauheedee Sahib
07.45 From the Archives: Speech By Hadhrat Maulana Abul Atta Sahib, J/S 1969, Rabwah
09.40 Urdu Class - Lesson No. 244 (R)
10.50 Bengali Service : Q/A With Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.20 Computers for Everyone, Part 67
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Huzoor LIVE From Fazl Mosque London
14.05 Documentary: Fun Kudah : Handy Craft in Salanwali - By Fuzail Ayaz Ahmad
14.35 Rencontre Avec Les Francophones :Rec: 19.09.97
15.40 Liqaa Ma'al Arab: (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.45 Friday Sermon by Huzoor (R)
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class (New)
19.35 German Service: Willkommen in Deutschland & more......
20.40 Children's Corner with Huzur Class No. 93, Part 2
21.10 Medical Matters: A talk about 'Keep yourself Fit'
21.45 Friday Sermon (R) Rec: 10.7.98
22.50 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 19.09.97

Saturday 11th July 1998
16 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.30 Children's Class with Huzoor Class No. 93, Final Part (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (New)
02.10 Friday Sermon (R) Rec 10.07.98
03.20 Urdu Class : (New) Rec 8.07.98
04.20 Computers For Everyone, Pt 67
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests Rec: 19.09.97 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: with Huzoor Class 93, Final Part
07.20 Saraiky Programme: Moshaira
08.30 Medical Matters: Keep Yourself Fit Part 1
09.05 Liqa Ma'al Arab Rec. 07.07.98
10.10 Urdu Class (New) Rec 08.07.98
11.20 Documentary: Photography, Pt 8
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish: Lesson No. 24
13.10 Indonesian Hour: Children's Corner & more..............
14.10 Bengali Programme:
15.10 Children Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (New)
16.20 Liqaa Ma'al Arab (New)
17.25 Tafseer ul Kabir: M. Adilbi Sb
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.10 Urdu Class: (New) Rec 10.07.98
19.20 German Service: MTA Vollyball Turnier & more...............
20.20 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 14 (Rabwah)
20.40 Q/A Session with Huzoor. Rec. 03.09.95
22.30 Children's Class. With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.11.7.98
23.35 Learning Swedish, No. 24

Sunday 12th July 1998
17 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.55 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 14 (Rabwah)
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 08.07.98
02.25 Canadian Horizons
03.05 Urdu Class: (New) 10.07.98
04.15 Learning Swedish - Lesson 24
04.50 Children's Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV: Rec 11.07.98
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
06.35 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Pt 14 (Rabwah)
07.00 Friday Sermon by Huzoor Rec : 10.07.98
08.05 Q/A Session with Huzoor : Rec 03.09.95
09.55 Liqa Ma'al Arab. Rec. 08.07.98
10.55 Urdu Class (New) Rec:10.07.98
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese, Lesson No. 88
13.00 Indonesian Hour: Quiz Khazonah Mkai & more.......
14.00 Bengali Service: Khutba Ilhamia Discussion & more........
15.00 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
16.00 Liqa Ma'al Arab, Rec. 09.07.98
17.00 Albanian Programme: Q/A with Zakria Khan Sahib
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class: (New) Rec 11.07.98
19.40 German Service : Ihre Fragen & more...................
20.40 Children's Corner: Children's Workshop No. 7
21.10 Dars-Ul-Quran: No. 24 With Huzoor. Rec. 06.02.97
22.50 MTA Variety: Hua Main teray fazlon ka munadi
23.15 Learning Chinese, Lesson No. 88

Monday 13th July 1998
18 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40 Children's Corner: Children's Workshop, No. 7
01.15 Liqaa Ma'al Arab Rec. 09.07.98
02.20 MTA USA: "World Peace - How to Acheive it?"
02.45 MTA Variety : Hua main teray fazlon ka munadi
03.10 Urdu Class: (New) Rec:11.07.98
04.15 Learning Chinese, Lesson No. 88
04.50 Mulaqat with Huzoor of English speaking guests: Rec 12.07.98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Workshop, No. 7
07.15 Dars-ul-Quran: No. 24 By Huzoor. Rec. 6.02.97
09.00 Liqaa Ma'al Arab, Rec. 09.07.98
10.00 Urdu Class (New) Rec 11.07.98
11.25 MTA Sports: Annual Sports Majlise Ansarullah Rabwah
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 64
13.05 Indonesian Hour: Study Javanese & more.....
14.00 Bengali Programme: Importance of Namaz & more............
15.00 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 143 Rec. 04.03.96
16.00 Liqa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Session 263
17.10 Turkish Programme: Medyadan Secmeler
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Session No. 245
19.30 German Service: Begegnung mit Hazoor II & more............
20.35 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 94, Part 1
21.05 Rohani Khazaine:
21.45 MTA Variety: Sir M. Zafarullah Khan Sahib kee Pakistan kay leeay khidmaat Part 2
22.15 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 143 (R)
23.20 Learning Norwegian, No. 64

Tuesday 14th July 1998
19 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 94 part 1 (R)
01.20 Liqaa Ma'al Arab Session 263
02.20 MTA Sports: Annual Sports Majlise Ansarullah Rabwah
02.55 Urdu Class: (R) No. 245
04.00 Learning Norwegian - No. 64
04.35 MTA Variety: Speech By Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib
04.55 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 143
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 94, Part 1
07.20 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 10.01.97
08.25 Islamic Teachings
09.05 Liqaa Ma'al Arab - No. 263
10.10 Urdu Class - (R) Lesson No. 245
11.15 Medical Matters: "Blood Transfusion" Host, Suhail Ahmed Sahib
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French:
13.00 Indonesian Hour: Friday Sermon of Huzoor Rec 04.10.96
14.05 Bengali Service:
16.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New) Rec: 14.07.98
16.10 Liqa Ma'al Arab (R) - Session No. 264 Rec. 25.03.97
17.15 Norwegian Programme: Documentary Scandinavian Ijtema Part 2
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.40 Urdu Class: Lesson No. 246
19.45 German Service: Lies Mal & more.....................
20.45 Children's Corner : With Imam Sahib, Let's Learn Salat No. 20
21.25 M.T.A. Variety: Seerat-un-Nabi By Abdul Basit Shahid Sahib
21.45 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 132
22.15 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. (New) Rec 14.07.98
23.20 Learning French

Wednesday 15th July 1998
20 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 20
01.20 Liqaa Ma'al Arab, No. 264
02.25 Medical Matters: "Blood Transfusion" Host: Dr. Suhail Ahmad Sahib
03.00 Urdu Class: Class No. 246
04.05 Learning French
04.50 Tarjumatul Quran Class With Huzoor, (New) Rec 14.07.98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 20
07.20 Swahili Programme: Muzakhrah
08.25 Around The Globe -Hamari Kaenat No. 132
08.50 M.T.A Variety: Seerut-un-Nabi
09.15 Liqaa Ma'al Arab, No. 264
10.15 Urdu Class: Lesson No. 246
11.25 MTA Variety: Urdu Adab ka Ahmadiya Dabistan
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish, Lesson No. 7
13.05 Indonesian Hour: Quis Basyarat & more.................
14.00 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor. Rec 09.01.98
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. (New) Rec 15.07.98
16.10 Liqa Ma'al Arab, No. 265
17.15 French Programme: Children's Class from Belgium, Part 6
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 247
19.35 German Service: Zeit zum Diskutiren
20.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No. 94, Part 2
21.10 MTA Life Style - Lajna Magazine
22.55 Tarjumatul Quran class with Huzoor. (New) Rec 15.07.98
23.00 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 7
23.30 MTA Variety: Documentary Film about Cranes

Thursday 16th July 1998
21 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 94 Part 2
01.15 Liqa Ma'al Arab, No. 265
02.20 Canadian Desk: Tech Talk, No. 10
02.50 Urdu Class, Lesson No. 247
03.55 Learning Turkish, Lesson No. 7
04.25 MTA Variety: Urdu adab ka Ahmadiya Dabistan
04.55 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New) Rec 15.07.98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R) No. 94, Part 2.
07.10 Sindhi Programme: Friday Sermon with Huzoor (26.04.96)
08.15 MTA Lifestyle: Lajna Magazine
09.00 Liqa Ma'al Arab, Session No. 265,
10.05 Urdu Class, Lesson No. 247
11.10 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 49
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Dutch Lesson No. 18 Part 2
13.05 Indonesian Hour: Darsul Quran Ramadhan
14.10 Bengali Service: Q/A Session with Huzur P2 Rec. 03.12.95
15.10 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 143,
16.15 Liqa Ma'al Arab, Session No. 266.
17.20 Swedish Program: Tahrik -e Jadid Waaqfeen-e-Zindagee
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 248
19.35 German Service: Rish Rush & more.................
20.35 Children's Corner: Yassarnal Quran: Lesson No. 1
21.05 From The Archives: Tabarrukat Speech by Abul Atta Sahib J/S 1970
22.00 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 143.
23.10 Documentary : About Qibla Darawarr - By Fareed Ahmad Naveed Sahib
23.20 Learning Dutch, No. 18, Part 2

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, July 10, 1998 No.28

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

جناب اصغر علی گھرال صاحب ایک دردمند دل رکھنے والے نامور پاکستانی ادیب و مصنف ہیں۔ پاکستان میں عہد مظلمہ کے برہموں کی بربریت اور درندگی کی دلفگار داستان دوہرائی جارہی ہے اور قانون کے نام پر اسلامی قانون اخلاق کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں، اس کا تذکرہ آپ کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

ہے امن کا داروغہ بنایا جنہیں تو نے
خود کررہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اشارے
اسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے

جناب اصغر علی گھرال صاحب لکھتے ہیں:

"تاریخ انسانی میں قدیم دور میں برہموں سے یہ ظلم وزیادتی منسوب ہے کہ انہوں نے شودروں کے لئے وید مقدس کا پڑھنا اور سننا قطعی ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی بدقسمت شودر نے وید مقدس کا کوئی جملہ سن لیا ہے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر اس کو سماعت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جاتا۔ اور اگر یہ مقدس الفاظ زبان سے ادا کرتا ہوا پایا جاتا تو اس کی زبان کاٹ دی جاتی۔ تاکہ پھر یہ غلطی نہ کر سکے!۔

اللہ تعالیٰ کا "شکر" ہے جس نے ساری دنیا میں فقط ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ تاریخ میں برہموں کی اس عظیم الشان روایت کو پاک سرزمین میں از سرنو زندہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

محترم اردشیر کاؤس جی نے اڑھائی ہزار سے زائد قادیانیوں کے خلاف جن مقدمات کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند مقدمات کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۲۵/جون ۱۹۸۷ء کے لاہور کے ایک روزنامہ میں ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ ہو۔ "اذان دینے پر دو سال قید!" تفصیل حسب ذیل ہے:

بدوملہی (نامہ نگار) سول جج بااختیارات مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری نارووال نے بدوملہی کے ایک احمدی نوجوان مسعود احمد بٹ کو دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ملزم نے ایک سال قبل اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "اذان" دی تھی۔ بعض مولویوں کی طرف سے ایک تحریری درخواست پر مقامی پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا تھا"۔

نوجوان کے خلاف جرم کی تفصیل یہ تھی کہ اس نے بآواز بلند چار بار یہ کہا تھا کہ "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"۔

پھر دو دفعہ کہا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"، "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ اور "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"، اور "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"۔

"نماز کی طرف آؤ"، "نماز کی طرف آؤ"۔ "بھلائی کی طرف آؤ"، "بھلائی کی طرف آؤ"۔ "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

☆......(۲) منڈی بہاؤالدین میں اپنی عبادت گاہ میں نماز جمعہ پڑھنے پر مقامی جماعت احمدیہ کے صدر چوہدری بشیر احمد، ایک صحافی اعجاز احمد مالک "ٹپ ٹاپ شو" اور ۹ دیگر نمازیوں کے خلاف ۱۹۹۰ء میں فوجداری مقدمہ درج ہوا۔ ملزمان ضمانت قبل از گرفتاری کرانے میں کامیاب رہے۔ تاہم انہیں سات سال تک مختلف عدالتوں کی خاک چھاننی پڑی ہے۔

☆......(۳) اسد اللہ پور ضلع گجرات کے ۱۶ قادیانی اس الزام میں گرفتار کر لئے گئے کہ انہوں نے اپنے مکانات پر برکت اور ثواب کے لئے کلمہ طیبہ لکھ رکھا تھا۔ یہ لوگ چھ سال تک عدالتوں، حوالاتوں اور جیلوں میں خراب ہوتے رہے۔

☆......(۴) شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کی ایک گاڑی پر بسم اللہ کا سٹکر لگا پایا گیا۔ اس جرم میں ملز کے جنرل مینجر، کین مینجر اور پی آر او کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ پانچ سال تک انہیں عدالتوں میں خجل خوار ہونا پڑا۔

☆......(۵) شیخ منور حسین منڈی بہاؤالدین کے ایک بزرگ اور ہردلعزیز اور سینئر وکیل ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں ان کا ایک صاحبزادہ شیخ طاہر احمد نوجوانی میں فوت ہو گیا۔ دوسرے دن اچانک متوفی نوجوان کے چھوٹے بھائی شیخ مظہر جاوید کو پولیس ماتم خانہ سے گرفتار کر کے لے گئی۔ پتہ چلا کہ اس کے خلاف اس جرم میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے کہ اس نے بھائی کی قبر پر جو کتبہ نصب کیا ہے اس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" درج ہے۔ یہ یاد رہے کہ احمدیوں کا قبرستان الگ ہے اور اس کے ارد گرد اونچی چوکھنڈی موجود ہے۔ ملزم پورے آٹھ سال تک یہ مقدمہ بھگتتا رہا ہے۔

☆......اس دوران ایک اور واقعہ ہوا۔ گجرات سے ایک احمدی وکیل چوہدری عیسیٰ خان احمدیوں کے خلاف مختلف مقدمات کی وکالت کے سلسلے میں منڈی بہاؤالدین جاتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ تین مقدمات کی پیشی ایک ہی تاریخ پر تھی۔ سماعت کے بعد مجسٹریٹ نے نئی تاریخ کے لئے وکلاء سے مشورہ کیا اور وکلاء اپنی اپنی ڈائریاں دیکھ کر آئندہ پیشی کی تاریخ ایڈجسٹ کر رہے تھے۔ مجسٹریٹ نے چوہدری عیسیٰ خان سے بھی پوچھا کہ "اگلے ماہ کی ۲۲ تاریخ ٹھیک رہے گی آپ آ سکیں گے؟ وکیل صاحب نے کہا "انشاء اللہ!" یہ الفاظ ان کے منہ سے نکلنے تھے کہ مخالف فریق کے سربراہ اچھل پڑے۔ مجسٹریٹ سے کہنے لگے وکیل نے آپ کے سامنے "انشاء اللہ" کہا ہے اس کے خلاف مقدمہ بنایئے اور گرفتار کر لیجئے"۔ مجسٹریٹ پریشان ہو گیا۔ تاہم انہوں نے کہہ دیا کہ یہ کام میرے متعلقہ نہیں ہے"۔ مولوی صاحبان دوڑے دوڑے ڈی سی کے پاس گئے اور تحریری شکایت پیش کی۔ ڈپٹی کمشنر نے اے سی صدر چوہدری جہانگیر گورایہ کو انکوائری آفیسر مقرر کر کے تحقیقات کی ہدایت کی۔ اے سی کچھ عرصہ تک تاریخیں دیتے رہے آخر رپورٹ کر دی کہ میرے خیال میں کوئی جرم نہیں بنتا۔ مگر مدعی فریق کی تسلی نہیں ہوئی چنانچہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو درخواست دے دی۔ ایس پی نے درخواست قانونی رائے حاصل کرنے کے لئے لیگل برانچ کو بھجوا دی۔ کافی عرصہ غور و خوض اور قانونی جائزوں کے بعد لیگل برانچ نے بھی رائے دی کہ کوئی قابل دست اندازی پولیس جرم نہیں بنتا ہے ......"۔ (نوائے وقت لاہور، ۱۰/جنوری ۱۹۹۸ء اشاعت خاص)

"مسلمان کے لئے شرم کی بات"

جناب محمد اکرم اعوان کا وزیر خزانہ پاکستان کے بی بی سی انٹرویو پر تبصرہ (یاد رہے جناب اعوان "صوفیائے پاکستان" کی نمائندگی فرما رہے ہیں)۔

"ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے محترم وزیر اعظم صاحب الیکشن میں بڑے دھڑلے سے فرما رہے تھے کہ ہم خلافتِ راشدہ کا نظام نافذ کریں گے۔ شاید آپ کو بھی یاد ہو مجھے یاد ہے پھر وزیر اعظم بننے کے بعد ٹیلی ویژن پہ تقریر کی اور فرمایا کہ یہ جو سود ہے یہ اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی ہے اور اس لعنت سے بہت جلد ہم چھٹکارا پائیں گے۔ آج بی بی سی کو انٹرویو دیا ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے۔ انہوں نے فرمایا یہ شریعت بنچ نے یہ تو کہہ دیا کہ سود حرام ہے لیکن شریعت بنچ نے کوئی متبادل نظام بنا کر نہیں دیا کہ اس کو بند کر کے وہ چلائیں۔ کیسے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس طرح کام تو ہو ہی نہیں سکتا اب اگر ایک بات سوچئے ایک آدمی ایک اسلامی ملک کا وزیر خزانہ ہے اور وہ مسلمان ہے، اتنا پڑھا لکھا ہے کہ پورے ملک کی معیشت کو کنٹرول کرتا ہے۔ لیکن جب بات سودی معیشت کی آتی ہے وہ ماہر ہے یہودیانہ نظام کا۔ وہ ماہر ہے کافرانہ نظام کا۔ جب اسلام کی بات آتی ہے تو وہ کہتا ہے کوئی بتاؤ کیا کریں۔ یعنی کافرانہ نظام ہو تو آپ مشورہ نہیں لیتے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کرنا ہے۔ سودی نظام ہو تو وزیر خزانہ کو مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس طرح کرنا ہے۔ اگر اسلام ہے تو وہ کیسا ہے کوئی بتائے۔ اس کا مطلب ہے مسلمان کوئی ہے، آپ نہیں ہیں۔ یعنی باقی پورے ملک کی معیشت آپ چلا رہے ہیں۔ کافرانہ نظام پر آپ میں اتنی قابلیت ہے لیکن جب بات اسلام کی آتی ہے تو آپ کہتے ہیں کوئی بتائے۔ اس کا مطلب ہے مسلمان کوئی ہے۔ اسلام کسی کا دردِ سر ہے۔ آپ کا نہیں ہے۔ اور یہ انٹرویو دیا جارہا ہے بی بی سی کو۔ یعنی ہمیں شرم بھی نہیں آتی۔ کیا یہ کسی مسلمان کے لئے کم شرم کی بات ہے کہ کسی کافر سے یہ کہہ رہا ہو کہ مجھے کوئی بتائے اسلام کیا ہے؟ پھر تو میں اس پر عمل کروں۔ ابھی ہمیں یہ خوش فہمیاں بھی ہیں کہ یہ لوگ اسلام نافذ کریں گے"۔

(ماہنامہ "المرشد" لاہور مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۲۳، ۲۴)۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے
(اقبال)

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ماہنامہ
انصار اللہ جرمنی کا ترجمان
النّاصر
جرمنی
ایڈیٹر:- ملک رشید احمد طیب
جلد نمبر 4 نگران:- داؤد احمد کاہلوں ، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی ۔ ماہ احسان 1377 ھش مطابق جون 1998ء شمارہ نمبر 6

تعبیر رؤیا

ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا کہ :"خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور کبھی وحشت ناک ضرور آتے ہیں۔ مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کُن نہیں ہوا کرتی ۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ قضا کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر دونوں صورتوں میں قضا معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ اُن کے نتائج کے برلانے یا روکنے کے واسطے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرے کہ اگر یہ اَمر میرے واسطے مفید ہے اور تیری رضا کے بموجب ہے تو تُو اُسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر۔ ورنہ منذر ہے تو اس کی خوفناک صورت سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا رہے۔'
' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 233-232)

مجلس انصار اللہ جرمنی کے اٹھارویں تاریخی سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

ایمان افروز مجالس علم و عرفان کا انعقاد ، مجلس انصار اللہ جرمنی کی 219 مجالس کی سو فیصدی نمائندگی

1900 انصار اور 70 نومبائعین کے علاوہ 1400 زائرین کی شمولیت

دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل آنے والے انصار میں
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے انعقامات تقسیم فرمائے

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا اٹھارواں سالانہ اجتماع مؤرخہ 15 تا 17 مئی 1998ء بمقام Bad-Kreuznach منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

اس سالانہ اجتماع کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس اجتماع میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بار شمولیت فرما کر اس اجتماع کی برکات اور رونق کو دوبالا فرمایا اور مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے اسے تاریخی اجتماع بنادیا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

جرمنی بھر میں مجالس کی کل تعداد 219 ہے ۔ امسال اجتماع کے موقع پر سو فی صد نمائندگی ہوئی۔ گذشتہ سال 178 مجالس سے 171 مجالس کے 1065 انصار نے شمولیت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 15 مئی کو ٹھیک پونے دو بجے مقام اجتماع میں تشریف لائے تو پنڈال کے باہر مکرم محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی ، نائب صدران ، ممبران مجلس عاملہ اور ناظمین علاقہ جات انصار اللہ جرمنی نے اپنے پیارے آقا کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے لوائے انصار اللہ لہراتے ہوئے صدر صاحب انصار اللہ کو بھی ہاتھ لگانے کا ارشاد فرمایا پھر محترم امیر صاحب جرمنی کے لوائے جرمنی لہرانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں تشریف لائے۔

حضرت امیر المومنین نے خطبہ جمعہ کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں مالی قربانی کی روح اور اس کے معیار کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق کھیلوں کا انعقاد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے والی بال اور باسکٹ بال کے میچز دیکھے ۔ بعدہٗ تقریباً پونے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی بشمول ناظمین علاقہ جات کو شرف ملاقات بخشا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران کو نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ تمام انصار کو اپنی جسمانی صحت کی طرف بھی بھرپور توجہ دینی چاہیئے تاکہ وہ تندرست اور چاک و چوبند جسم کے ساتھ دین کی کماحقہٗ خدمت کر سکیں۔ اس کے لئے آپ نے اپنی بعض آزمودہ غذاؤں اور ورزش کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا روزانہ بلا ناغہ سوائے کسی مجبوری کے ورزش کرنی چاہیئے۔ ورزش میں پیدل چلنے اور ہلکی دوڑ کم از کم 2 کلومیٹر روزانہ کا معمول ہو۔ حضور انور نے اپنے متعلق فرمایا کہ آپ 4 کلومیٹر روزانہ صبح کی سیر کرتے ہیں۔

15 مئی کی شام کو روح پرور دلچسپ اور ایمان افروز مجلس علم و عرفان کا انعقاد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام سائلین کے تسلی بخش جوابات مرحمت فرمائے ۔ تمام پنڈال سامعین سے پر تھا۔ تقریباً تمام عمر کے احباب نے سوالات میں حصہ لیا۔ نمازوں کے جمع کر کے پڑھنے کے بارہ میں ایک دوست کے سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نماز سوائے شرعی عذر کے ہرگز جمع کر کے نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ کے بعض ارشادات بیان فرماتے ہوئے اس بات کی تاکید فرمائی کہ نماز کو اُس کے مقررہ اوقات پر ہی ادا کرنا عبادت کی اصل روح ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انگلستان میں بھی ہم مغرب اور عشاء کی نمازیں علیحدہ علیحدہ اُن کے اوقات پر ہی ادا کرتے ہیں۔

مؤرخہ 16 مئی کی ابتدا نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث، سیر اور ناشتہ کے بعد پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہو کر ایک بجے دوپہر ختم ہوئے۔ حاضرین نے بڑے ذوق و شوق سے اِن کو سُنا اور دیکھا اور مقابلہ میں حصہ لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ سابقہ روایات کے تحت امسال بھی صرف وہی احباب ان مقابلہ جات میں حصہ لے سکے جو اپنے اپنے ریجنل اجتماعات میں پوزیشن لے کر آئے تھے۔

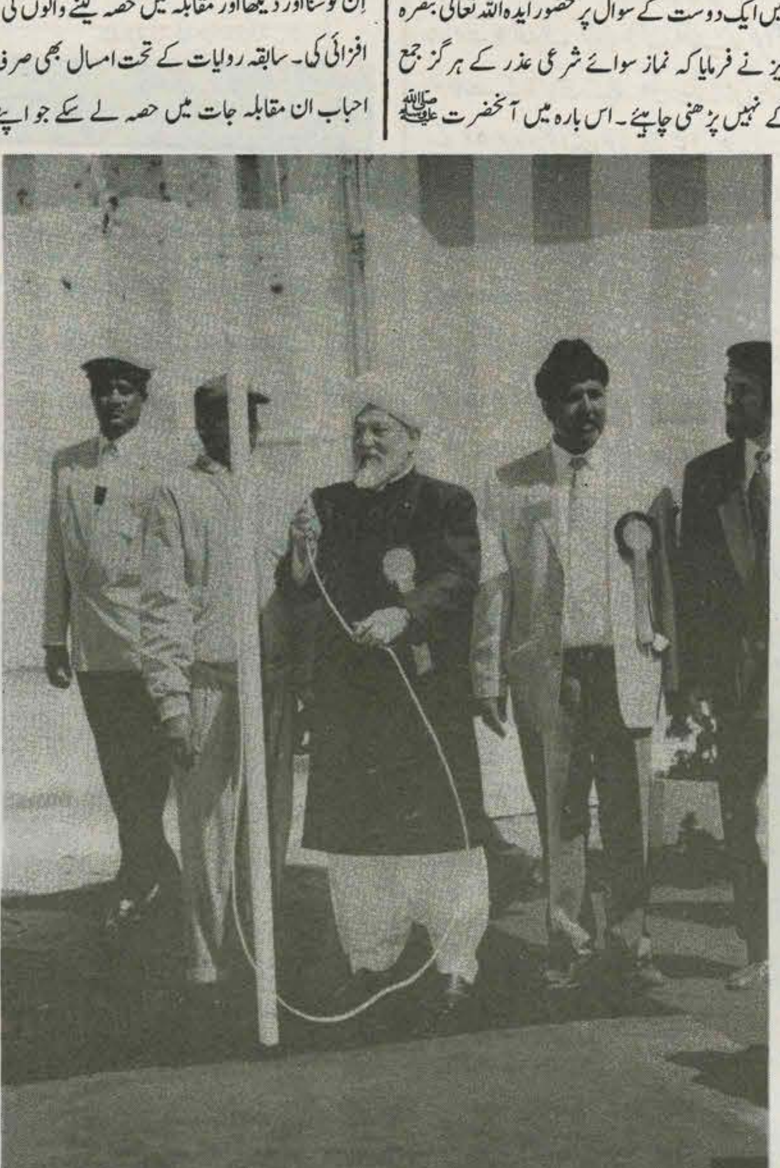
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصار اللہ جرمنی کے اٹھارویں سالانہ اجتماع 1998ء کے موقع پر پرچم کشائی فرما رہے ہیں

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نواحمدی احباب نے بھی تلاوت قرآن مجید ، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کے علاوہ ان بھائیوں کے کھیلوں کے بھی مقابلہ جات ہوئے۔

اسی روز اجلاس دوم کی کارروائی مکرم محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوئی ۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولانا ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ نے نہایت پراثر تقریر بعنوان توبۃ النصوح فرمائی آپ کا انداز بیان نہایت سادہ اور دلنشین تھا۔ جس کو بہت ذوق و شوق سے سنا گیا اس تقریر کا مکمل متن انشاءاللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے نو بجے سے 10 بجے تک بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ جرمنی بھر کے تمام ریجنز کے درمیان ہوا۔ اس مقابلہ بیت بازی کو بہت ذوق و شوق اور دلچسپی سے سنا گیا۔ مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کے گروپ نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

17 مئی کی ابتداء نماز تہجد ، نماز فجر باجماعت ۔۔ درس حدیث سے ہوئی ۔ اجتماعی سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجلاسِ دوم کی کارروائی مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ آپ نے اپنے خطاب میں زریں اور قیمتی نصائح سے ممبران مجلس عاملہ کو نوزا۔ آپ نے فرمایا کہ انصار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اپنی جسمانی صحت کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیئے اور اس سلسلہ میں گیمز صرف مقابلہ جات کے لئے ہی نہ کھیلی جائیں بلکہ سارا سال ان کھیلوں کو جاری رکھنا چاہیئے۔ نیز آپ نے اہل علم حضرات کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروائی کہ وہ اپنے علوم سے اپنی آئندہ نسلوں کو بھی بہرور کریں اور اپنے ان علوم کے خزانوں کو اپنے ساتھ ہی نہ لے جائیں۔ آپ نے کامیاب اجتماع کے انعقاد پر تمام ممبران کو مبارک باد دی ۔ بعدہٗ صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے اپنے مختصر خطاب میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام منتظمین اور مربیان کرام کا شکریہ ادا کیا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم محمد امین صاحب خالد جو مقابلہ تلاوت میں اوّل آئے تھے، نے سورۃ صف کے دوسرے رکوع کی بمع اُردو ترجمہ کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ عہد کا جرمن ترجمہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ جرمنی نے دہرایا۔

⇦ باقی صفحہ 2 پر ⇨

بقیہ :- سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی

عہد کے بعد حسب روایت نظم خوانی میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے مکرم رفیق احمد صاحب شاکر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی اس ھدایت کی یاددہانی کروائی کہ جماعت کے سٹیج پر آکر کچھ پیش کرنے والے باریش ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے منتظمین کو اس ھدایت پر سختی سے عمل کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات اپنے دستِ مبارک سے عطا فرمائے۔ انعامات کی تقسیم سے قبل علمِ انعامی کی حقدار مجلس Bocholt کے ریجنل ناظم علاقہ کو اپنے دست مبارک سے علمِ انعامی اور شیلڈ عطا فرمائی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز تشہد اور تعوّذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ صف کی آخری آیت کی تلاوت سے فرمایا۔ اس آیت کا ترجمہ بیان کیا اور پھر تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بحیثیت انصار اللہ تمام ممبرانِ انصار اللہ پر تبلیغ کے میدان میں زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ مسیحِ محمدیؑ کے حواری ہیں اور موسوی مسیح کے حواریوں کے مقابلہ میں آپ پر ہر ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے۔ حضرت مسیحؑ کے حواریوں کو تو مسیحؑ کی وفات کے 309 سال کے بعد رومی بادشاہ کے عیسائی ہونے پر غلبہ ہوُا تھا۔ لیکن مسیح محمدیؑ کے غلبہ کی بشارت اس عرصہ کے مقابلہ پر کم ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت کی وجہ سے ان الٰہی بشارتوں میں تاخیر پڑ جائے۔

آپ نے فرمایا کہ میں انتظامیہ مجلس انصار اللہ کے سپرد یہ ذمہ داری کرتا ہوں کہ وہ جرمن قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں آپ نے فرمایا کہ ہم نے تمام اقوام کو خاص طور پر جرمن قوم کو دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے عزیزو خدمتِ اسلام کا میدان خالی پڑا ہے میں بھی آج کہتا ہوں کہ جرمن قوم کو تبلیغ کرنے کا میدان خالی ہے۔ آج ہر طرف بے سکونی ہے اور یہ سکون صرف خدائے واحد کی ذات میں ہی ملے گا۔ پس اپنے عملی نمونہ سے اسلام کی اصل تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کریں کیونکہ اس وقت دوسرے مسلمانوں نے اسلام کو بدنام کر کے غیر مسلموں کو اسلام سے متنفر کر رکھا ہے۔

آخر میں آپ نے تمام انتظامیہ مجلس انصار اللہ سے تجدید عہد لیا کہ وہ دعوت الی اللہ کے کاموں میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اس تجدید عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُر سوز لمبی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی اٹھارویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی کا نئے ایمانی اور روحانی جذبوں کے ساتھ اختتام ہوُا۔ الحمد للہ۔

درخواست دعا

مکرم ھدایت اللہ صاحب شاد قائد تربیت مجلس انصار اللہ جرمنی گلے میں انفیکشن کے باعث اڑھائی ماہ سے صاحب فراش چلے آرہے ہیں۔ آج کل کاسل ہسپتال میں زیر علاج ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے تمام قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد شفا عطا فرما کر مقبول خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

فرضیت و اہمیت نماز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الذین ھم علیٰ صلوٰتھم دائمون ۞

جو اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ یعنی مومن اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے بلکہ ہمیشہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر صفحہ 104 جلد اوّل)

سیدنا حضرت رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا:

انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذالکم الرباط فذلکم الرباط (مسلم کتاب الطہارت)

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رباط یعنی سرحد پر چھاؤنی کرنے کی طرح ہے۔ آپ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔" (کشتی نوح صفحہ 19)

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح صفحہ 19)

"سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔" (ملفوظات جلد نمبر 6 صفحہ 370)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لیکر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 104)

(مرتبہ :- قائد تربیت مجلس انصار اللہ جرمنی)

☆☆☆☆☆☆☆

مجالس انصار اللہ کی تعلیمی و تربیتی مساعی

1:- زعیم صاحب مجلس انصار اللہ نوئے ہوف Ost کی آمدہ ماہوار رپورٹ کے مطابق ان کی مجلس میں باقاعدگی سے اطفال و ناصرات اور واقفینِ نو بچوں کی دینی و تربیتی کلاس جاری ہے۔ 25/30 بچے اور بچیاں کلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ تمام بچوں کو دینی تعلیم کے علاوہ اردو سکھانے کا بھی بندوبست ہے۔ اس معاملہ میں والدین کا بھرپور تعاون بھی حاصل ہے۔ اور بچے بھی ذوق و شوق سے علم کے حصول میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کلاس میں مزید برکت ڈالے اور ہماری آئندہ نسلیں روشنی کے مینار ثابت ہوں۔ آمین۔

2:- زعیم صاحب مجلس انصار اللہ شلشٹرن کی رپورٹ کے مطابق ان کی مجلس میں باقاعدگی سے دینی کلاس ہفتہ میں ایک بار ہوتی ہے۔ اس کلاس میں 6 سے 12 سال کی عمر کے 8 بچے شامل ہوتے ہیں۔ ابھی بچوں کو نماز سادہ صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کروائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ عام دینی مسائل اور دعائیں بھی کورس میں شامل ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ بہتر رنگ میں ہم کو اپنی اولادوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

3:- زعیم صاحب مجلس انصار اللہ ذلگن سٹڈ اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ مجلس ہذا کے بچوں کو ساتھ لے کر اُن کی عملی تربیت کرنے کے لئے Altenheim گئے۔ یہاں بہت سے بوڑھوں سے ملاقات کی بچوں نے اُن سے اظہار و محبت کے لئے پھولوں کے تحفے پیش کئے اور جماعتی تعارف کروایا۔ انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں خوشی سے اکثر کے آنسو نکل آئے اور انہوں نے اظہار پسندیدگی کے لئے بچوں کو پھولوں کے تحائف کے مقابل پر رقوم دینی چاہیں ہمارے انکار پر انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا جس پر بچوں نے اُن کی دلجوئی کی خاطر اُن کے تحائف بھی لے لئے۔ اس تمام منظر کی ویڈیو فلم بھی بنائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی دورہ کے نیک ثمرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

4:- زعیم صاحب مجلس انصار اللہ فلڈا کرائس کی آمدہ رپورٹ کا مطابق انہوں نے اپنے تمام حلقہ جات کا تعلیمی و تربیتی لحاظ سے تفصیلی دورہ کیا جس کے خوشکن نتائج برآمد ہوئے۔

ضروری تصحیح

ماہنامہ "الناصر" بابت ماہ مئی 1998ء کے صفحہ 3 پر حسب ذیل آیت کریمہ غلط شائع ہو گئی تھی اصل آیت درج ذیل ہے۔ "لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ" (سورۃ ابراہیم آیت 8)

ادارہ اس سہو کے لئے معذرت خواہ ہے۔ (ایڈیٹر)

ریجن بادن کی کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم مرزا مظفر بیگ صاحب ناظم علاقہ بادن ریجن نے اپنے ریجن کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ بھجوائی ہے جو ازدیاد ایمان اور تبلیغی شوق کو اجاگر کرنے کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

1:- مجلس Tauberbischhofsheim میں 2 ترک تبلیغی میٹنگز کا انعقاد ہوُا۔ مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان میٹنگز میں شامل ہو کر ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب کیا۔ آپ نے جماعت کا تعارف کروایا ترک احباب و خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس میٹنگ میں 5 خاندانوں کے 47 مرد و خواتین اور بچے شامل ہوئے۔ دونوں نشتوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ظہور امام مہدی پر تفصیلی گفتگو کی کچھ خواتین نے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

2:- مجلس Mosbach میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 تبلیغی میٹنگز کروانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ میٹنگز بہت کامیاب رہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے 4 عرب کرد اور 16 ترک کرد عورتوں کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ ان تمام نشستوں کی کامیابی میں بھی مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ کی مساعی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عرب تبلیغی نشست مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے آنے پر منعقد کی گئی۔ یہ خالصتاً عرب احباب کے ساتھ تھی اور اس کے نتیجہ میں بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 5 عرب کرد، 7 عرب لبنانی اور 2 عرب مراکش نے نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ جملہ نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور ان کو بہتوں کی ھدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ان میٹنگز کے علاوہ 14 تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ جن کے ذریعہ 56 جرمن افراد نے مفت لٹریچر حاصل کر کے جماعت سے متعارف ہوئے۔ جرمن احباب کے علاوہ بنگالی، ایرانی، عرب اور البانین افراد نے بھی لٹریچر حاصل کیا۔ 70 مارک کا لٹریچر فروخت ہوُا۔ تین انصار نے مل کر

⇦ باقی صفحہ 3 پر ⇨

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع انصار اللہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

بقیہ :- تبلیغی مساعی ریجن Baden

تبلیغی نقطہ نظر سے کردش عرب احباب کے لئے Auslanderheim میں M.T.A دیکھنے کے لئے سٹیلائٹ انٹینا لگوا کر دیا۔ جس سے 4 افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

3:- مجلس Mannheim میں 10 مارچ کو ایک جرمن تبلیغی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں 32 افراد نے شرکت کی اور آئندہ جماعت کے پروگراموں میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی میں برکت ڈالتے ہوئے ان احباب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

4 :- مجلس Heidelberg نے ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا اس تبلغی نشست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے البانین احباب نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی ۔ الحمدللہ ۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

5:- مجلس Freiberg کو اللہ تعالیٰ نے ایک کردش و البانین میٹنگ کروانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جرمن احباب کے ساتھ بھی رابطے ہو رہے ہیں۔

6:- مجلس Heilbronn نے تین تبلیغی میٹنگز کا اہتمام کیا ان تمام نشستوں کا انتظام زعیم مجلس انصار اللہ مکرم چوہدری محمد نواز صاحب نے کیا۔ انہوں نے اس سے قبل 4 بوزنین احباب کی بیعت بھی کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

تلقین عمل

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار
(درثمین)

تمام ناصر بھائیوں سے گذارش ہے کہ آپ سب نے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں۔ جن میں آپ نے مجلس انصار اللہ کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہر ناصر بھائی دعوت الی اللہ کے کاموں میں ہمہ تن مشغول ہو کر تمام اقوام کو جو جرمنی میں آباد ہیں اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دے اور اس دعوت الی اللہ میں آپ کی پہلی مخاطب جرمن قوم ہے۔ ان کا حق یوں بھی زیادہ ہے کہ یہ آپکی میزبان ہے۔

آپ مسیح محمدیؑ کے حواری ہیں ۔ مسیح موسوی کے حواریوں نے تو نحن انصار اللہ کہہ کر بے مثال قربانیاں اس راہ میں دیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو روم کے بادشاہ کے عیسائی ہونے پر تین سو سال کے بعد فتح یاب کیا لیکن اے مسیح محمدیؑ کے انصار آپ سے تو تین صدیوں سے پہلے فتح یاب ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے خدانخواستہ اس وعدہ میں تاخیر ہو جائے۔ ہمیں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے انعامات خداوندی کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے موقع پر تمام ناصر بھائیوں سے اس عہد کی تجدید کروائی کہ ہم دعوت الی اللہ کے کام میں اپنی سابقہ کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے سرفروشی کا نمونہ دکھائیں گے ۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس تجدید عہد پر کماحقہ توجہ نہیں دی یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ بقول حضرت امیر المومنین اب ہم عمر کے اس حصہ میں ہیں جہاں موت قریب تر ہوتی جاتی ہے۔ لہذا ہر ناصر بھائی کو دعاؤں کے ساتھ اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی جدوجہد کرتے رہنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماتے ہوئے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ (آمین) (قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ جرمنی)

سورۃ فاتحہ ——— اُمُّ الکتاب

(کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اِس آفتاب کو

سوچو دُعاء فاتحہ کو پڑھ کے بارِ بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

دیکھو خُدا نے تم کو بتائی دُعا یہی
اُس کے حبیبؐ نے بھی پڑھائی دُعا یہی

پڑھتے ہو پنج وقت اِسی کو نماز میں
جاتے ہو اسکی راہ سے درِ بے نیاز میں

اُس کی قَسَم کہ جس نے یہ سُورۃ اُتاری ہے
اُس پاک دل پہ جس کی وُہ صُورت پیاری ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اِک گواہ ہے
یہ میرے صدقِ دعویٰ پہ مُہرِ الٰہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اِک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر تلاوت کرنے اور نظم پڑھنے کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے موقعہ پر تلاوت قرآن اور نظم پڑھنے والے دوستوں کا انتخاب 11 جولائی 1998 بوقت 15:00 بجے بیت القیوم نیدرالیش باخ فرینکفرٹ میں ہوگا۔ جو احباب جلسہ سالانہ پر یہ سعادت حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں اور وہ فرینکفرٹ آسکیں وہ مذکورہ بالا وقت و مقام پر تشریف لے آئیں۔ (ناظم تیاری پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی 1998)

مجالس انصار اللہ جرمنی سال 97-98 کا حسن کارکردگی کے لحاظ سے سالانہ جائزہ

پوزیشن	نام مجلس	ریجن	نام زعیم
اوّل	BOCHLT	WESTFALEN	محمد رفیق بٹ صاحب علمِ انعامی
دوئم	FULDA	HESSEN-THÜRINGEN	نعیم احمد صاحب
سوئم	HANNOVER	NIEDERSACHSEN	عبدالقیوم صاحب
چہارم	ISERLOHN	WESTFALEN	بشارت احمد صاحب
پنجم	NIDDA	HESSEN-MITTE	مشتاق احمد ظہیر صاحب
ششم	DARMSTADT	HESSEN-SÜD	سعید احمد لون صاحب
ہفتم	FRIEDBERG	HESSEN-MITTE	محمد حنیف قمر صاحب
ہشتم	KAISERLOTERN	PFALZ	چوہدری بشیر احمد صاحب
نہم	NEUHOF - WEST	HESSEN-THÜRINGEN	نعیم احمد شرما
دہم	NEUHOF - OST	HESSEN-THÜRINGEN	محمد ادریس صاحب

قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین

قرآن کو اپنے گھروں پر غالب کریں ، اپنے بچوں پر غالب کریں

قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہیئے۔
کوئی بھی ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے
قرآن کو اپنے گھروں پر غالب کردیں
اپنے بچوں پر غالب کردیں
(تعلیم القرآن کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ قرآن کریم کے معانی سمجھنے اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہر گھر والے کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دے۔ قرآن کے معانی سمجھنے کی طرف توجہ دے ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہے۔ اُس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ پس قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہیئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔ تمام بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔ دیکھیں بچے جب سکول کے لئے چلتے ہیں تو آپ کتنی محنت اُن پر کرتے ہیں۔ مائیں دوڑتی پھرتی ہیں کہ ناشتہ کرواؤ، منہ ہاتھ دھلاؤ، بستے ٹھیک کرو اور قرآن کریم کی طرف محنت نہیں۔ یہ ایک دن کا سفر اُن کا سکول کی طرف ایسا ہے جس کی طرف آپ کی ساری توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کا سفر جس نے آئندہ کے سفر کی تیاری کرنی ہے اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 1997)

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ جرمنی)

٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪٪

☆ کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ☆

قرآں خدا نُما ہے خدا کا کلام ہے
بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
☆ (درثمین) ☆

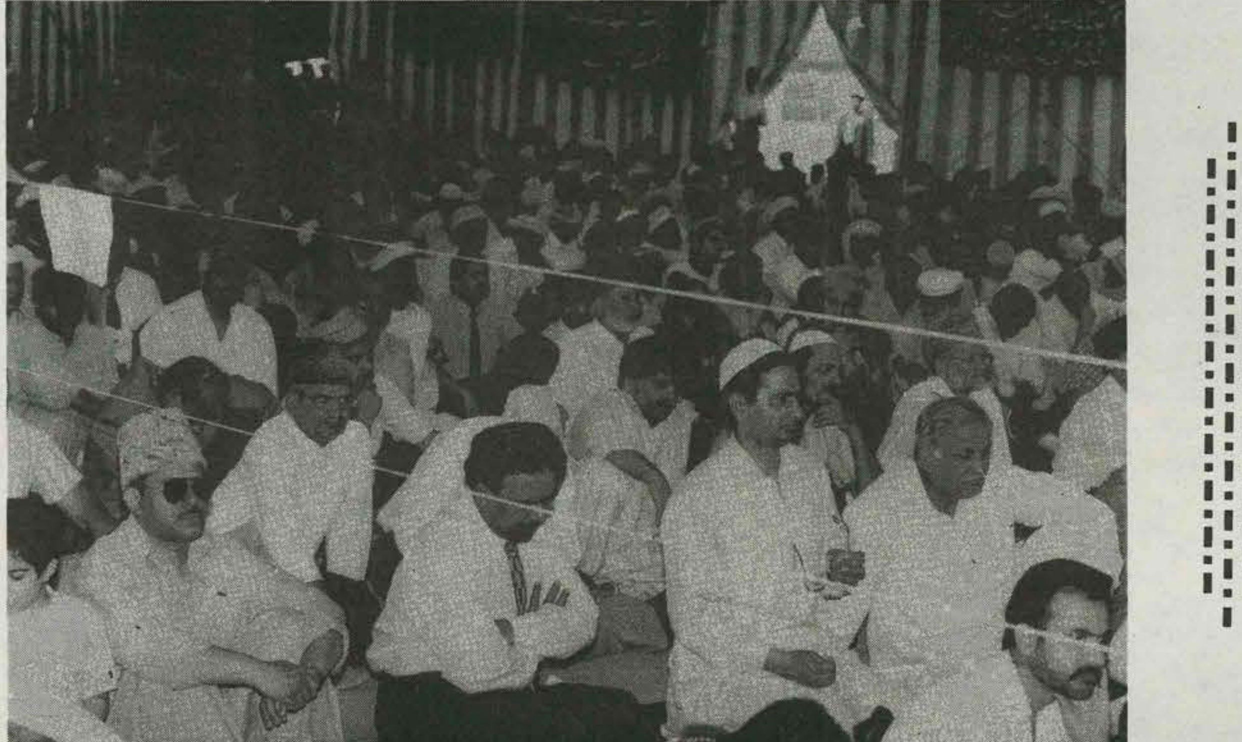

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 1998ء کے موقع پر حاضرین

خلفاء سلسلہ کی راہنمائی میں دعوت الیٰ اللہ کے میدان میں

انصار اللہ کی ذمہ داریاں

مرتبہ:- شہزادہ قمرالدین مبشر ناظم علاقہ بائرن ریجن

دعوت الی اللہ کے اہم فریضہ کی طرف ممبران مجلس انصار اللہ کو متوجہ اور بیدار کرنے کے لئے خاکسار سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کے جلسہ سالانہ 1961ء کے موقع پر کی گئی تاریخی تقریر کا ایک اقتباس پیش کرتا ہے۔ جس میں حضورؓ نے احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کرو۔ مخالف کی تبدیلی اتنی ضروری نہیں جتنی تمہاری اپنی تبدیلی ضروری ہے۔ مخالف آج مانے یا کل اگر تمہارے اپنے اندر درد پیدا ہو جائے تو وہ خود بخود مائل ہونا شروع ہو جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو اپنا مطمع نظر بلند کرنا چاہیئے اور خواہ سفر ہو حضر اُن کے مدِ نظر صرف یہی بات ہونی چاہیئے کہ ہمارا کام لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف بلانا اور انہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا حلقہ بگوش بنانا ہے۔ ان اہم فرض کی ادائیگی کا آسان طریق میں نے بتادیا ہے کہ آپ لوگوں میں سے ہر شخص یہ عہد کرے کہ وہ سال بھر میں کم از کم ایک بھولی بھٹکی روح کو آستانہ الٰہی کی طرف کھینچ لانے کا موجب بنے گا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اس سے بھی آگے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے اور ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ایک کی بجائے کم از کم دس نئے افراد کو احمدیت میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔"

(28دسمبر 1961)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاظر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ اور دعا کرے تو یہ کچھ مشکل امر نہیں جب اللہ کی تقدیر کوئی چیز آپ کو دینا چاہتی ہے تو ہاتھ بڑھا کر اس کو نہ لینا سخت ناشکری ہے۔"

ایک اور موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی یہ عہد کرے کہ پہلے اگر میں نے ایک احمدی بنانا تھا تو اب پانچ بناؤں گا۔ اور اگر وہ زور ڈالیں کہ احمدیوں کی تبلیغ بند کرنی ہے تو پھر دس بنا کر دکھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب آپ خدا کی خاطر یہ عہد کریں گے تو خدا پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔"

جہاں تک احمدیت کو جرمنی میں متعارف کروانے کا کام ہے۔ اس کا طریقہ کار حضور اقدس کے ارشادات کی روشنی میں عرض کروں گا۔ جو حضور نے مختلف خطبات اور خطابات میں ارشاد فرمائے ہیں۔ صرف ان اُمور پر خاص توجہ دینے اور منظم طور پر ان پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔

1:- تبلیغی سٹالوں کے ذریعہ احمدیت کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔

2:- انصار اللہ وسیع پیمانے پر تبلیغی نشستوں کا انعقاد و اہتمام کرے اور ہر ناصر بھائی اپنے زیر تبلیغ دوست کو ان نشستوں میں شمولیت کی دعوت دیں۔

3:- اپنے ماہانہ اجلاسات کو دلچسپ بنائیں۔ اجلاسات اور دیگر پروگراموں میں جرمن نوجوانوں کی مختلف تنظیموں کو مدعو کریں۔

4:- مرکزی اور مقامی سطح پر مختلف کھیلوں کی ٹیموں کو منظم کیا جائے اور جرمن کلبوں سے دوستانہ میچز کئے جائیں۔

5:- جرمنی کے اخبارات و رسائل، ریڈیو، ٹیلیویژن کے نمائندوں اور مدیران جرائد سے خصوصی رابطے قائم کر کے جماعت کا تعارف اور جماعتی خبریں اور احمدیت کے بارہ میں مضامین شائع کروائے جائیں۔

6:- انسانی ہمدردی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے ممبر بن کر بھی احمدیت کو متعارف کروایا جاسکتا ہے۔

7:- خدمت خلق اور دوسرے رفاہی اداروں کو مجلس انصار اللہ اپنی خدمات پیش کر کے خدمت خلق کا کام بھی احمدیت کے تعارف کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔

8:- آڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی تبلیغی اغراض کے لئے بہت مفید ہیں۔

9:- انفرادی طور پر تبلیغ کے ضمن میں ضروری ہے کہ ہر ناصر بھائی پہلے جرمن احباب کو دوست بنائیں ان کی ھدایت کے لئے پر سوز دعائیں کریں۔ حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط تحریر کریں۔ اپنی نیک صحبت اور پر حکمت گفتگو کے ساتھ اُن کے دلوں میں اسلام و احمدیت کا نور اُتارنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو بدلے گا۔

10:- M.T.A جرمن سروس جس میں حضور اقدس کے ساتھ جرمنوں کی سوال و جواب کی نشستیں ہوتی ہیں اُن سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

11:- احمدیت کو جرمنی میں متعارف کروانے کے سلسلے میں آج ہماری جماعت میں سب سے بڑا مسئلہ تربیت کا ہے۔ ہم چاہتے تو ہیں کہ ساری دنیا احمدی ہو جائے لیکن جو احمدی نہیں کیا وہ سارے ایسے ہیں کہ بطور نمونہ ان کو پیش کیا جاسکے۔ نمونہ سے بڑھ کر ذریعہ تبلیغ اور کوئی نہیں۔ زبانی تبلیغ کا اثر اُس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے جب تک ہمارے قول و فعل میں مطابقت نہیں اور اگر نور ھدایت کو پالینے کے باوجود ہم سیدھی راہ اختیار نہیں کر رہے اور دوسروں کو کہیں کہ تم بھی احمدی ہو جاؤ تو یقیناً وہ سوال کریں گے کہ تم نے احمدی بن کر کونسا کمال حاصل کر لیا ہے ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے۔

اس لئے سب سے پہلے ہمارا عملی نمونہ مثالی ہونا چاہیئے جو دوسروں کے لئے کشش کا موجب بنے۔ ہمارے اندر مقناطیسی قوتِ کردار ہونا چاہیئے اور اس کے ساتھ سچی تڑپ کہ اسلام کی حسین تعلیم پر تمام روئے زمین کے لوگ عمل پیراء ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جائیں۔ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نومبائعین کی تربیت کی اہمیت

یہ ایک طبعی امر ہے کہ جب انسان غلط نظریات، طرز فکر اور فرسودہ رسم رواج چھوڑ کر ھدایت کی راہ پاتا ہے تو وہ ایک نیا جنم لیتا ہے اُس کی نشو نما نوزائیدہ بچے کی طرح ہوتی ہے وہ خیالات یکدم زائل نہیں ہو جاتے جو مدتوں سے چلے آتے ہوں۔ ایمان و ایقان کی روشنی سے ہی ذہنوں میں جلا پیدا ہوتی ہے اور روحانی قدریں پنپتی ہیں۔ اس عظیم مقصد کے لئے ایک لائحہ عمل چاہیئے جس سے نئے آنے والوں کے اخلاص اور قربانی کا معیار ترقی پذیر ہو۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں پھل حاصل ہو رہے 1997ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ پر جماعت احمدیہ کا ہر فرد شاداں و فرحاں ہے کہ تیس لاکھ سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور اس طرح یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا منظر دیکھا گیا۔ الحمدللہ۔

نومبائعین کا ہر سال اس کثرت سے الٰہی سلسلہ میں شامل ہونا تقاضا کرتا ہے کہ ان نئے آنے والوں کی علمی، عملی اور روحانی تربیت پر خاص توجہ دی جائے۔ چنانچہ ہمارے امام ہمام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے:-

"نومبائعین کا اب سلسلہ ایسا بڑھ چکا ہے کہ اُن کے لئے ہمیں وسیع تر انتظامات کرنے ہوں گے اب انفرادی کوششوں پر انہیں چھوڑا نہیں جاسکتا ہے اگر اتفاقات پر انہیں چھوڑ دیں گے۔ انفرادی کوششوں پر اُنہیں چھوڑ دیں گے تو ایک بھاری تعداد اُن میں سے ایسی رہ جائے گی جن کو پوچھنے والا دیکھنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ابتدائی دور میں اگر محبت پالیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کے ہو جائیں گے۔ اگر ابتدائی دور میں ان سے سرد مہری کا سلوک ہو اور اُن کا کوئی نہ ہو جو انہیں اپنا سکے اور سینے سے لگا سکے تو بعید نہیں ہو تا کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ سرک کر یا پیچھے ہٹ جائیں یا اپنی بے عملی کی سی حالت میں ٹھنڈے پڑ جائیں۔" (اقتباس از خطبہ جمعہ 30 اگست 1996)

حضور کے اِن قیمتی ارشادات کے مطابق نومبائعین کی تربیت ایک اہم ذمہ داری ہے جسے ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

(قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ جرمنی)

ورزشی مقابلہ جات بر موقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری دعوت کو شرفِ قبولیت فرماتے ہوئے باوجود اپنی گوناں گوں مصروفیات کے شمولیت فرما کر ہمارے اجتماع کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی کی کھیلوں کی ابتداء جمعہ شام 4:30 پر ہوئیں۔ جرمنی بھر کے 17 ریجنوں کو 8 ٹیموں پر منقسم کر دیا گیا تھا۔

مختلف ریجنز کے درمیان فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات ہوئے اور 2 نمائشی میچ باسکٹ بال اور کبڈی کے ہوئے جمعہ کے دن والی بال کے دو اور فٹ بال کے 4 میچ ہوئے۔ والی بال کے میچ میں حضرت اقدس از راہ شفقت تشریف لائے اور کھلاڑیوں کو شرفِ مصافحہ بخشا اسی طرح باسکٹ بال کے میچ میں بھی حضرت اقدس تشریف لائے اور شرف مصافحہ بخشا ہفتہ کو بقایا والی بال اور فٹ بال کے میچز ہوئے۔ ان تمام مقابلہ جات میں مجموعی طور پر 180 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

ہفتہ کے روز اتھلیٹ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان میں 100 میٹر اور 200 میٹر دوڑ، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، کلائی گرانا شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں تقریباً 90 انصار نے حصہ لیا۔

اتوار کے روز والی بال فائنل، فٹ بال فائنل اور رسہ کشی فائنل ہوئے۔ اسی دن کبڈی کا نمائشی میچ ہؤا جس میں حضور اقدس بھی رونق افروز ہوئے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی اور شرف مصافحہ بخشا۔ اوّل آنے والی ٹیموں کو حضور اقدس نے اپنے دست مبارک سے انعامات دیئے۔ (منتظم ورزشی مقابلہ جات)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی و ناظمین علاقہ جات کی ایک یادگار تصویر (15 مئی 1998)